صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز **جمعة المبارک** مورخہ 21 دسمبر 2018ء بمطابق 13 ربیع الثانی 1440 ہجری صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدرات پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔

فَاسۡتَقِمۡ كَمَاۤ اُمِرۡتَ وَمَنۡ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطۡغَوۡا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ○ وَلَا تَرۡكَنُوۡۤا اِلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ اَوۡلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ○ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيۡلِ ؕ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ يُذۡهِبۡنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكۡرٰى لِلذّٰكِرِيۡنَ ○ وَاصۡبِرۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ۔

(ترجمہ): سو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم ہوتا ہے (اس پر) تم اور جو لوگ تمہارے ساتھ تائب ہوئے ہیں قائم رہو۔ اور حد سے تجاوز نہ کرنا۔ وہ تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں۔ اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہوگئے تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔ اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ اور صبر کیے رہو کہ خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ **وآخِرُ الدَّعْوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔**

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور، لیکن میری ایک ریکویسٹ ہوگی کہ آج جمعہ کا دن ہے لیکن اس میں سپلیمنٹری جتنے کم ہوں تو بہتر ہوگا جی۔

جناب منور خان: جناب والا، ایک ضروری بحث ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پہ بات کرینگے جی، بات کرتے ہیں، سوال نمبر 296، میاں نثار گل صاحب، سوال نمبر 296، لیپس، سوال نمبر 290، میاں نثار گل صاحب، سوال نمبر 290، لیپس، سوال نمبر 288 میاں نثار گل صاحب، سوال نمبر 288، لیپس، سوال نمبر 292 میاں نثار گل صاحب، لیپس۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر، میں نے اس میں ایک سپلیمنٹری سوال کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثناءاللہ صاحب، تاسو کښېنئ چې دا چا کوئسچن وی هغوې پخپله باندې موجود دے، تاسو کښېنئ جی، نه چې کله کوئسچن Put شی بیا به خبره کؤوجی۔، سوال نمبر 320، جناب سردار حسین بابک صاحب، سوال نمبر سوال نمبر 320۔

* 320 _ جناب سردار حسین: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پی کے 22 ضلع بونیر میں چروڑی روڈ، ڈنڈی کوٹ، اشاڑے روڈ، نگری روڈ، منگل تھانہ غازی کوٹ روڈ کے ٹینڈرز کب ہوئے، مذکورہ روڈز کب تک مکمل ہوں گے، نیز تمام روڈز کی علیحدہ علیحدہ تخمینہ لاگت اور فنڈز ریلیز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات وتعمیرات): (الف) جی ہاں، پی کے 22 میں مندرجہ ذیل روڈز کے ٹینڈرز مورخہ 2016-02-24 اور 2017-04 -04 کو ہوئے، مذکورہ روڈز کو اب تک جو فنڈز ریلیز ہوئے ہیں ان کی تفصیل اور تخمینہ لاگت ایوان کو فراہم کی گئی، جبکہ مطلوبہ فنڈز مہیا ہونے پر ان کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، اپنے کوئسچن سے پہلے، جب کوئی کوئسچن ہاؤس میں آجاتا ہے تو یہ پبلک پراپرٹی بن جاتا ہے، میرے خیال میں اس کا موؤر اگر نہ ہو تو بھی سپلیمنٹری ہو سکتا ہے، Anyhow

جناب ڈپٹی سپیکر: ممبر جب موجود ہو تو، لیکن بعد میں جب ایک دفعہ میں نے لیپس کہہ دیا تو مطلب اسکے بعد انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا۔

جناب سردار حسین: نہیں، آپ سے بھی یہی گزارش ہے کہ کچھ سیکنڈز تو آپ انتظار کرلیا کریں نا، جناب سپیکر، میں نے کوئسچن کیا تھا اپنے حلقے کے حوالے سے اور اپنے مختلف روڈز کی بھی میں نے نشاندہی کی ہے جس کا مجھے جواب ملا ہے، لیکن میں سامنے دیکھ رہا ہوں کہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں، مختلف روڈز میرے حلقے میں 15-2014 میں ٹینڈرز ہوئے ہیں، جس کی ایلوکیشنز جو کاسٹ ہے، وہ بھی انہوں نے دی ہوئی ہے، جو ریلیز ہے، یہ جاننا چاہ رہا ہوں کہ یہ جو باقی فنڈز ہیں یہ کب تک ریلیز ہونگے اور منسٹر صاحب بھی موجود نہیں ہیں تو کون؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، شہرام خان ترا کئی صاحب۔

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): شکریه جی، بابک صاحب سوال اوکړو، Obviously منسټر صاحب Most probably به یا ټریفک کښې انختے وی یا به څه وی، خو دا هغوی په Behalf باندې ډیټیل ماسره شته دے نه، خو General یو Response به، بابک صاحب سوال کښې ورکوم چې ،پیسو مونږ بندوبست کوؤ لګیا یو ګورنمنټ Already فنانس ډیپارټمنټ لګیا دے، مونږ خپله هم Concerns دی چې کوم بابک صاحب اووئیل، لکه زما د حلقې یا داسې نور Respected څومره ممبران دی نو هغې کښې د پیسو د فنډنګ ایشو ده نو هغه مونږ جی Resolve کوؤ ان شاءالله . نو ډیر زر به که خیر وی چې کوم دا دغه کیږی لګیا دے، اوس چې کوم دا میډټرم دغه تیر شی نو مونږ په هغې کښې Re-allocation او دغه د پاره مونږ بندوبست کوؤ. Hopefully ان شاءالله مسئله به الله کافی حد پورې حل کړی ان شاءالله۔ د Refunding چې کوم دے جی۔

جناب منور خان: ګوره ګوره کوئی خوله به مه خوږیږی۔

وزیر بلدیات: په خبره مو نه پوهیږم ،د بابک صاحب په هغې باندې پوهه شوم، نو ګوره ګوره به خود وایم اوس مرچکی سره خو خوله نه خو خوږیږی هم ګوړے سره او د ګوړپورځې هم دی، بهر حال ان شاالله جی دیکښې مونږ لګیا

یو، بیا بہ منسټر سرہ کښینو خیر دے۔ I hope بابک صاحب بہ Convince شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی جی، سوال نمبر 323۔

*323 _ **جناب سردار حسین:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سوات ایکسپریس وے کی کل لاگت کتنی ہے، اس میں صوبے کا اور پارٹنرز کمپنی کا کتنا حصہ ہے، اور کتنے عرصے میں مکمل ہو گا، کتنے سال کیلئے لیز پر دیا گیا ہے، منافع میں صوبہ حصہ دار ہو گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، سوات ایکسپریس وے کی کل تعمیراتی لاگت 34.165 بلین روپے ہے، جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر۔ میرا کوئسچن ہے کہ کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ سوات ایکسپریس وے کی کل لاگت کتنی ہے، اس میں صوبے کا اور پارٹنرز کمپنی کا حصہ کتنا کتنا ہے اور یہ کتنے عرصے میں مکمل ہو گا، نیز کتنے سال کیلئے لیز پر دیا گیا ہے، منافع میں صوبہ حصہ دار ہو گا، تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر، مجھے جواب ملا ہے کہ کل لاگت 34.165 بلین روپے ہے، صوبائی حکومت کا حصہ VGF 11.5 بلین، سپانسر ایکوٹی 8.329 بلین ہے، تجارتی قرضہ 8.264 بلین ہے، صوبائی حکومت کا قرضہ 5.5 بلین ہے، تعمیر کے دوران ٹول کی وصولی 0.57 بلین ہے۔ جناب سپیکر، اگر منسٹر صاحب وضاحت فرمادیں کہ یہ جو صوبائی حکومت کا حصہ VGF، اسکی اگر وضاحت ہو جائے، یہ جو سپانسر ایکوٹی ہے اسکی اگر وضاحت ہو جائے، یہ جو تجارتی قرضہ ہے اسکی اگر منسٹر صاحب وضاحت کر دیں اور یہ کہ صوبائی حکومت نے قرضہ دیا 5.5 بلین اور یہ کہ تعمیر کے دوران جو وصولی ہوئی ہے تو یہ کس طرح ہوئی ہے؟ اور یہ ظاہر ہے تعمیر جاری تھی، ان ساری چیزوں کی اگر وضاحت ہو جائے تو پھر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہرام ترکئی صاحب۔

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): جی زما بہ بابک صاحب تہ ریکویسټ وی، چونکہ دوئی کوم کوئسچن کوی، دیکښې څہ Technicalities دی چې هغې منسټر صاحب پخپلہ Answer کولے شی، نو کہ منسټر صاحب راتلو پورې، بابک صاحب دا کوئسچن لږ ساعت لہ پینډنګ وی او پہ دې باندې

چې کوم دے نو بابک صاحب له بیا هغوی Response ورکړی، چونکه VGF والا خبره ده، دا نور دی، نو ،هغې ډیټیلز ټول هغوی سره دی نو بابک صاحب ،لګ ساعت له ئے مونږه دغه کړو، هغوی راتلو پورې تاسو.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میرے خیال میں یہ انتہائی، میرا کوئسچن لانے کا ایک مقصد ہے اور ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ منسٹر صاحب کو پتہ تھا کہ آج اجلاس ہے، ان کو یہ بھی پتہ تھا کہ دس بجے اجلاس ہے اور اگر وہ نہ آتے تو میرے خیال میں ذمہ داری بنتی تھی کہ یہاں ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بیٹھے ہونگے، کسی اور منسٹر، یہ تو Collective responsibility ہے، اس سے تو انکار نہیں کرسکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب آگئے جی۔

جناب سردار حسین: چلو آگئے، ویلکم کرتے ہیں منسٹر صاحب کو (تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، یہ کوئسچن نمبر 323 ہے۔

جناب سردار حسین: منسٹر صاحب کو ویلکم بھی کرتے ہیں جی، منسٹر صاحب، یہ مجھے جواب ملا ہے میرا جو کوئسچن نمبر 323 ہے، سوات ایکسپریس وے کے حوالے سے میں نے پوچھا ہے، جواب مجھے ملا ہے لیکن کچھ چیزوں کی اگر وضاحت ہو جائے، جس میں لکھا گیا ہے کہ صوبائی حکومت کا جو حصہ ہے VGF، اسکی اگر آپ وضاحت کریں کہ یہ کیا ہے؟ Sponsor equity amount لکھی گی ہے 8.32. بلین، اسی طرح تجارتی قرضہ، صوبائی حکومت کا قرضہ اور تعمیر کے دوران جو وصولی ہوئی ہے، ان چیزوں کی اگر تھوڑی وضاحت ہو جائے، منسٹر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ میں بابک صاحب سے معذرت چاہونگا، میں اسلام آباد سے آرہا تھا تو Fog بہت زیادہ تھی جس کی وجہ سے ٹریفک انہوں نے موٹر وے پہ بند کی ہوئی تھی، مجھے دیر ہوگئی ہے۔ جناب سپیکر، یہ Last tenure میں بھی بابک صاحب نے یہی کوئسچن اٹھایا تھا اور اس وقت میں نے جواب دیا تھا لیکن ان کی کچھ تسلی نہیں ہوئی تھی، حالانکہ میں سمجھتا ہوں ہمارے سینیئر پارلیمنٹیرین ہیں بابک صاحب اور جس علاقے کی یہ نمائندگی کرتے ہیں ،وہ Directly اس پراجیکٹ سے مستفید ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، بابک صاحب کے ذہن کے اندر جو

تھوڑے خدشات ہیں ان کو دور کرنے کیلئے، بابک صاحب! میں Comparison بنا کر لایا ہوں، اسی قسم کا ایک پراجیکٹ لاہور سیالکوٹ موٹروے، وہ بھی پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ Mod پہ ہوا ہے، ہمارا 81 کلومیٹر ہے، ان کا 89 کلومیٹرز ہے، انٹر چینجز ہمارے سات ہیں, ان کے چھ ہیں، ہمارے دو ٹنلز ہیں, ان کا کوئی ٹنل نہیں ہے، جناب سپیکر، اسی طرح بریجز کنسٹرکشن کاسٹ ہماری تقریبا 35 to 34 بلین ہے، ان کی 43 بلین ہے، فورلائن ان کی بھی ہیں فورلائن ہماری بھی ہیں، زمین 80 میٹر ہم نے لی ہے، 80 میٹر ان کی بھی ہے، جناب سپیکر، VGF اس پراجیکٹ کی ایک انٹرنیشنل لیول کے کنسلٹنٹ سے فنانشل فیزیبلٹی بنائی گئی، اسکا ایک ٹریفک کاؤنٹ ہوتا ہے، اس فیزیبلٹی میں جب پراجیکٹ Feasible نہیں ہوتا تو پھر یہ اس کا جو گیپ ہوتا ہے تو پھر فیزیبلٹی گیپ کو Fill کرنا پڑتا ہے۔ ہم نے 11.5 بلین VGF دیا ہے، لاہور، سیالکوٹ موٹروے پہ فیڈرل گورنمنٹ نے 18 بلین VGF دیا ہے، ہمارالون 5.5 بلین ہے، اس میں ان کا 5 بلین ہے۔ Per Kilometer cost جناب سپیکر، Without tunnel ان کی 483 ملین ہے، ہماری 365 ملین ہے Per Kilometer cost، جناب سپیکر، آج پاکستان میں اس پراجیکٹ کو ایک کامیاب ترین پراجیکٹ سمجھا جاتا ہے۔ بابک صاحب کا ایک اور سوال تھا کہ اس میں صوبے کو کیا شیئر دیا جارہا ہے؟ جناب سپیکر، صوبے کی جو انکم ہے Directly وہ پچیس سال کے بعد جب Concession period ختم ہو گا تب شروع ہو گی۔ اس دوران جناب سپیکر، تقریباً 14 پرسنٹ پرافٹ Basis پہ یہ پراجیکٹ ان کو دیا گیا ہے، آخر ایک کمپنی ہے ،وہ اتنی بڑی Investment کر رہی ہے تو اتنا ہم سمجھتے تھے کہ ان کا Right بنتا ہے اور یہ PPP mode میں دیا گیا ہے، یہ اس پی پی پی ایکٹ کے تحت یہ سارا پراسیس ہوا ہے، لاسٹ اسمبلی کے بابک صاحب بھی ممبر تھے، وہ ایکٹ ہم نے پاس کیا تھا اور اس پراجیکٹ کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ یہ صوبے کا بڑا پراجیکٹ 'پی پی موڈ ' میں یہ پہلا پراجیکٹ ہے اور آج پوری دنیا پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کی طرف جارہی ہے، جناب سپیکر، اور ایک قسم کا اگر آپ سمجھ لیں تو انکم کی شکل میں بابک صاحب، Over lays اس 25 ایئر میں جو کمپنی ہے ایف ڈبلیو او، وہ ہمیں کر کے دے گی، جس کی کاسٹ تقریباً 10 بلین بنتی ہے اور اس کو ورلڈ کلاس لیول پہ اس کی بھی انہوں نے کرنی ہے۔ جناب سپیکر، یہ جو 34

بلین ہے اس میں کوئی Enhancement شامل نہیں ہے، کوئی Overrun کاسٹ شامل نہیں ہے، 5th May ہماری Completion date ہے۔ میں ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں، بابک صاحب کا ذہن کلیئر کرنے کیلئے کہ ٹنل کا South portal جو ہے اس سے پہلے تین کلو میٹرز میں جب انہوں نے کٹنگ کی ہے تو اس میں کچھ پرابلز آئے ہیں، وہاں Unstable loose rock ادھر نکل آئی ہے تو ادھر ان کو ڈیزائن چینج کرنا پڑ گئی، اس میں وہ دو ٹنلز اور بنا رہے ہیں اور تین بریجز اور بنا رہے ہیں، جن کی کاسٹ Two billion extra ان کو پڑ رہی ہے، لازمی بات ہے ہم سے وہ اپنا Fully account تو شیئر نہیں کرتے لیکن میری اطلاع کے مطابق اس 34 بلین سے ان کو کاسٹ بہت زیادہ پڑ رہی ہے، جناب سپیکر، یہ ہمارے نادرن ریجن کیلئے یہ پراجیکٹ Game changer کی حیثیت رکھتا ہے، بہت کامیاب پراجیکٹ ہے، اپنے ٹائم لائن کے اوپر ہے، مہینہ ڈیڑھ شاید Delay بھی ہو جائے، یہ جو Design changes ہم نے Mountain range میں کی ہیں اس کی Main وجہ یہ ہے کہ میں نے یہ ہدایات دی تھیں کہ 120 Km per hour کی سپیڈ کو ہم نے Through out اس پہ Maintain کرنا ہے، میں اس موٹروے پہ ایک دوسرا اکلر کہار نہیں چاہتا تھا، جہاں جا کے آپ کو بریکیں لگا کے اور چالیس کلومیٹر کی سپیڈ پہ جانا پڑتا ہے، I hope کہ بابک صاحب کی اس سے کوئی تسلی ہوئی ہو گی اور پچیس سال کے بعد بابک صاحب، پچیس سال کے بعد جو مجھے Estimate دیا گیا ہے، آہستہ آہستہ ٹریفک بڑھے گی، صوبے کو جو ہمارا Estimate ہے 2041 کے بعد 6.3 billion yearly اس سے انکم ہو گی، میرا خیال ہے اس سے آج تک ایسا منصوبہ اس صوبے میں نہیں لگا جو Eventually ان شاءاللہ ہمیں 6.3 billion yearly دے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے یہ منصوبے کی ضرورت اور اہمیت پہ بات کی اور اچھا ہوا کہ ہاؤس کے نوٹس میں یہ بات آئی، میرے جاننے کا مقصد یہی ہے کہ 34 بلین اگر اس کی ٹوٹل کاسٹ ہے، زمین ہم نے خریدی ہے، یہ 5.5 بلین قرضہ ہم نے دیا ہے، صوبائی حکومت کا جو حصہ ہے VGF آپ نے وضاحت نہیں ہے لیکن یہ 11.5 بلین ہم نے دیئے ہیں، اسی طرح ہی ہے؟ اسی طرح یہ جو

تجارتی قرضہ ہے، یہ مختلف بینکوں سے لیا گیا ہے یا ہم نے دیا ہے؟ ہم نے دیا ہے Sponsored یعنی اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صوبائی حکومت خود سے اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ ایک منصوبہ بنائے، ہماری پارٹنر شپ ہے، مجھے Simple یہ بتائیں کہ چونتیس ارب روپیہ ہماری جو ٹوٹل کاسٹ ہے، اس میں ٹھیکیدار کی کتنی اماؤنٹ ہے اور ہمارے صوبے کی ٹوٹل کتنی اماؤنٹ ہے؟ تو بعد میں میں اس پہ بات کرتا ہوں، ٹوٹل آپ مجھے بتائیں کہ ٹھیکیدار کا اس میں کتنا شیئر ہے اور صوبائی حکومت کا ٹوٹل کتنا شیئر ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، میرا خیال ہے ساری ڈیٹیل جواب میں دی گئی ہے، صوبائی حکومت کا VGF 11.5 billion، Sponsored equity ٹھیکیدار کے ہیں 8.3 بلین، تجارتی قرضہ یہ ٹھیکیدار کا ہے، یہ اس نے بینک سے لیا ہے، 8.2 بلین صوبائی حکومت کا قرض 5.5 بلین ہے جو ساتھ ساتھ ہمیں کمپنی واپس کرے گی۔ جناب سپیکر، یہ اس کی تفصیل ہے اور تعمیر کے دوران ٹول کی وصولی جو بتائی گئی ہے 0.572 بلین ہے، کیونکہ ابھی تک ہم نے اس کو کاٹلنگ تک 55 کلومیٹر کلیئر کر دیا ہے، وہ کھل گیا ہے اور آگے ٹریفک نہیں جا رہی، جیسے ہی آگے کھلے گا بہت بڑا Boom آنے والا ہے اس کی وجہ سے، ان شاء اللہ ٹورازم کے اوپر اور بابک صاحب، یہ پوری دنیا میں جو پی پی پی پراجیکٹس ہیں وہ اسی طرح ہوتے ہیں، اس کا طریقہ کار، یہ آپ کے جو پی اینڈ ڈی میں جو پی پی پی کا ایک سیکشن بنا ہوا ہے، وہاں باقاعدہ یہ تین Different forums میں سے گزر کے جہاں Senior most آپ کے بیوروکریٹس بیٹھے ہوتے ہیں، اس میں سے گزر کے یہ پراجیکٹ Approve ہوا ہے، ان شاء اللہ۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، ایک منٹ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ثناء اللہ صاحب نے پہلے سپلیمنٹری کا کہا تھا، پھر اس کے بعد آپ کو دیتا ہوں، جی ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ اس سوال میں جو جواب دیا گیا ہے، بابک صاحب نے سادہ الفاظ میں اس کو یہ جاننے کیلئے اس ایوان کو تفصیل دینے کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو پیسے جو ہم Invest

کر رہے ہیں جو چونیتس بلین توٹوٹل کاسٹ بنتی ہے، اس میں صوبائی حکومت کا شیئر کتنا ہے؟ اور اس میں جو ہمارا پارٹنر ہے جو ہمارا وہ ہے تو اس نے بھی میرے خیال میں، منسٹر صاحب تو یہ کہتے ہیں کہ 8.3 بلکہ 8.64 جو یہ ٹھیکیدار کے پیسے ہیں، پھر منسٹر صاحب نے یہ بھی کہا کہ پچیس سال آمدن جو ہے وہ اس کو ہم دینگے، تو ہمارے یہ جو پیسے ہیں، جو ہمارے صوبے کا سرمایہ تھا وہ کہاں پہ خرچ ہوئے؟ اگر اس میں یہ شامل ہیں تو یہ تفصیل ہمیں بتا دیں کہ ہمارا اس میں کتنا شیئر ہے، آمدن جو ہے وہ پچیس سال بعد ہم حاصل کریں گے یا شروع سے ہمیں وہ دینگے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، ہماری جو انکم ہے وہ پچیس سال بعد شروع ہو گی لیکن ہم نے اس میں ان سے ایک Facility لی ہے کہ تقریباً 4 to 5 billion کا ماشاءاللہ صاحب، اس کے اوپر Over lay جس کو کہتے ہیں، Premix کی پوری Layer ہر دس سال بعد ایف ڈبلیو او ڈالے گا اس کے اوپر اور وہ ہمیں اس کو Maintain کر کے دیگا۔ آخر وہ بلین کی Investment کر رہے ہیں، ایک کمپنی Investment کر رہی ہے، اس کو بھی اس کے اوپر Return چاہیئے، ہماری انکم جو ہے وہ پچیس سال بعد شروع ہو گی، یہ کوئی Business venture نہیں ہے، Basically یہ پبلک سیکٹر پراجیکٹ ہے، عوام کو سہولت دینی ہے، ماشاءاللہ آپ کے علاقے کو بھی اس سے ان شاءاللہ تعالیٰ بہت فائدہ پہنچے گا اور یہ سپیشلی دیر، سوات، ان کیلئے، اور ٹورازم کے حوالے سے اور لوگوں کو سہولت کے حوالے سے جس طرح میں نے کہا ہے، پہلے کہا ہے ان شاءاللہ یہ Game changer کی حیثیت رکھتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ، عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرا سوال یہ ہے، ضمنی سوال ہے کہ بابک صاحب نے تو پوچھا ہے کہ Completion کا دورانیہ کیا ہے، تو اس کا یہ مجھے بتائیں کہ Initial دورانیہ کیا تھا؟ کیونکہ میرے علم کے مطابق یہ پراجیکٹ دسمبر میں مکمل ہونا تھا، پچھلے سال دسمبر میں Probably مکمل ہونا تھا، اب یہ دسمبر بھی گزر رہا ہے تو یہ بتائیں کہ اس کا Initial جو کنٹریکٹر کے ساتھ طے ہوا تھا، سولہ مہینے Probably طے ہوا تھا، یہ مجھے Correct کریں گے، سولہ یا اٹھارہ مہینے طے ہوا تھا تو اس سے کتنا آپ

آگے جارہے ہیں اور جب آپ آگے جارہے ہیں ،وہ اپنی مقررہ مدت کے اندر اس کو کمپلیٹ نہیں کر رہا ہے تو پھر آپ کے رولز کیا کہتے ہیں کہ جو Contractor اپنی مقررہ مدت کے اندر ایک سکیم مکمل نہیں کرتا ہے تو کیا اس کے اوپر جو Penalties لگتی ہیں آپ اس کنٹریکٹر کے اوپر وہ Penalties لگائیں گے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، محترم جناب عنایت اللہ صاحب کی انفارمیشن کیلئے کہ اس کا Initial دورانیہ بھی یہی تھا، ہماری 5th May, 2019 ایگریمنٹ کی Date ہے، کنٹریکٹر پہ ہم نے Pressure maintain رکھا، ہم نے Verbally ان کو کہا تھا آپ ہمیں ٹائم سے چھ مہینے پہلے مکمل کر کے دیں اور ہم نے کاٹلنگ تک کلیئر کر دیا، آگے، اور Tunneling کا بھی پرابلم نہیں ہے، ٹنل دونوں کمپلیٹ ہوگئے ہیں، ہمیں اس وقت پرابلم وہ ڈھائی تین کلومیٹر ٹنل سے پہلے جو شاہ کوٹ میں ادھر ہمیں پرابلم آرہا ہے، دورانیہ 5th مئی تھا، ان کی اطلاع کیلئے کہ ان کو نوٹس جاری کر دیا گیا ہے کہ اگر وہ 5th May تک ہمیں مکمل کر کے نہیں دینگے تو اس میں ایک شق ہے، اس کی ایک Percentage ہے، جس کی اماؤنٹ میں بتا سکتا ہوں 3.4 ملین، چونتیس لاکھ روپے ہر ہفتے ان کو جرمانہ ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، یعنی چونتیس بلین کی سکیم ہے، اٹھارہ بلین صوبے کا ہے، تجارتی جو قرضہ ہے اس کی آپ نے پھر بھی وضاحت نہیں کی کہ یہ ٹھیکیدار نے یہ قرضہ لیا ہے یا ہم نے لیا ہے، یہ ہم نے لیا ہے یا ٹھیکیدار نے لیا ہے ؟ لیکن جناب سپیکر، شراکت داری کو آپ دیکھیں، یہ کیسی شراکت داری ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے ،اگر ہمارے پاس اتنے پیسے ہیں کہ ہم ٹھیکیدار کو، اور ہم ہر ایک ٹھیکیدار کو نہیں دے رہے ہیں، مخصوص ٹھیکدار کو ہم دے رہے ہیں، مجھے آپ مثال دے دیں کہ صوبائی حکومت نے کبھی کسی ٹھیکیدار کو اتنا بڑا قرضہ دیا ہو؟ تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس مخصوص ٹھیکیدار پہ حکومتی نوازشات جب ہوتی ہیں تو وہ بدلے میں پھر صلہ دیتے ہیں، وہ الیکشن کے دن دیتے ہیں، ہمیں پتہ ہے، جناب سپیکر، مقصد یہی ہے کہ اٹھارہ ارب ہم نے لگائے، اٹھارہ ارب، سولہ ارب اس نے لگائے، یا اب اٹھارہ ارب پہ

پچیس سال میں مجھے کچھ نہیں ملے گا، یعنی اتنا بڑا منصوبہ اور اتنا بڑا ایگریمنٹ، لینڈ پرچیز کے علاوہ یا لینڈ پرچیز کو شامل کرکے اتنی بڑا Huge amount جب ہم لگاتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ہمیں دے گا، پچیس سال کے بعد یہ آمدن ہمیں آئے گی، سارے ملاکنڈ ڈویژن کو ایک Facility ہو گی، اس کی مخالفت نہیں ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے، آپ کہتے ہیں کہ اتنا بڑا پراجیکٹ ہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی لیکن یہ بھی عجیب بات ہے جناب سپیکر، یہی تو وہ بنیادی نکتہ ہے کہ وہ لوگ جن لوگوں کو پھر اقتدار میں لاتے ہیں وہ Expect کرتے ہیں کہ ان کی جھولی میں قومی خزانے کا اربوں روپیہ ڈالا جائے گا۔ جناب سپیکر۔ ۔ ۔ (تالیاں) ۔ ۔ ۔ یہی تو وہ بنیادی نکتہ ہے، یعنی یہاں پہ ہمارے صوبے میں ہر ضلع میں آپ دیکھیں، ہر ضلع میں کہ، ٹھیکیداروں کے اربوں روپے پینڈنگ پڑے ہیں، Work done پہ ان کے بل پڑے ہیں، ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں، ہم ایک طرف یعنی بلین ٹری سونامی پر پیسہ لگا رہے ہیں، دوسری طرف بجائے اس کے کہ یہ اتنا بڑا منصوبہ ہے اور بڑا منصوبہ ہے تو سولہ ارب روپیہ ادھر سے نکال کے بلین ٹری سونامی سے یہ منصوبہ ہم خود نہیں کرسکتے تھے، یا پھر ہم یہ فیزوائز نہیں کرسکتے تھے اور جناب سپیکر، اس سے بڑھ کر اتنا بڑا ایگریمنٹ ہوتا ہے، اسے اسمبلی میں کیوں نہیں لایا جاتا؟ یعنی جب صوبائی حکومت قرضہ دیتی ہے یا جب صوبائی حکومت قرضہ لیتی ہے تو واپسی صرف حکومتی لوگ کریں گے یا تمام صوبہ کرے گا؟ جناب سپیکر، میں یہ کہتا ہوں کہ یہ نیب کیس بنتا ہے اور میں نوٹس بھی دیتا ہوں کہ اس پہ ڈسکشن ہو جائے، جناب سپیکر، ڈسکشن کیلئے اس کو منظور کیا جائے، تو میں نوٹس دیتا ہوں، چونکہ ابھی ٹائم شارٹ ہے، باقی کوسچنز پڑے ہیں تو میں نوٹس دیتا ہوں کہ اس پہ ڈسکشن ہو جائے اور یہ نیب کیس ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اختیارات کا ناجائز استعمال ہے، یہ ایک مخصوص ٹھیکیدار کو نوازا گیا ہے اور اس کے صلے میں جو کچھ ملا ہے، میرے خیال میں ساری قوم کے سامنے ہے اور اس طرح کے بڑے سارے منصوبے، تو میں نوٹس دیتا ہوں کہ اس کو ڈسکشن کیلئے منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ جناب سپیکر۔ بالکل بابک صاحب، بڑی خوشی سے آپ نیب میں جائیں، اپنے نام سے درخواست دیں لیکن میں ۔ ۔ ۔ (تالیاں) ۔ ۔ ۔ ایک گزارش کرونگا کہ ایک نیشن بلڈنگ

ادارہ، اس کو ایسے فورم میں بدنام کرنا اور اس کے بارے میں ایسی باتیں کرنا میں نہیں سمجھتا یہ ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر، ہم نے کوئی Single sourcing کے اوپر ایف ڈبلیو او کو یہ کام نہیں دیا، جو پی پی پی کمیٹی تھی اس نے ایک اشتہار دیا ہے، اوپن بڈنگ تھی، اگر اتنی اچھی ڈیل تھی، بابک صاحب تو ایف ڈبلیو او کے علاوہ بھی کوئی پارٹی آ کر اس کے اندر Bid کر دیتی، چند پارٹیوں نے Interest لیا لیکن سامنے کوئی بھی نہیں آئی، میں نے آپ کو سیالکوٹ لاہور موٹروے کی Example دی ہے، اس کے علاوہ متعدد اور Examples آپ کہیں تو میں آپ کو لا کر دے سکتا ہوں، جو اسی Mode کے اوپر کی گئی ہیں۔ جناب سپیکر، ہمارے پاس 34 ارب پورے ہوتے تو ہمیں کسی سے ایک روپیہ لینے کی ضرورت نہیں تھی، یہ روڈ پہلے ایک سنگل روڈ ڈیزائن کیا گیا تھا، اس کو بڑھتے بڑھتے وہ پھر ڈبل لین کیا گیا اور جناب سپیکر، اس کیلئے زمین ہم نے تھری لین کی لی ہے، Sixth lane کی، کمپلیٹ موٹروے کی اور اسی کو ہم ان شاء اللہ Extend کر کے، ستر کلو میٹر Extend کر کے باغ ڈھیری تک لے جانا چاہتے ہیں تاکہ اس روڈ کا Full potential ہمارے سامنے آئے، باقی کوئی ڈسکشن یہ کرنا چاہتے ہیں یا نیب میں درخواست دینا چاہتے ہیں تو وہ تو کوئی کسی کو بھی نہیں روک سکتا لیکن کسی ایک نیشن بلڈنگ ادارہ کو بدنام نہیں کرنا چاہیئے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Next Question 328, Sardar Hussain Babuk Sahib.

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر، یہ تو آپ کو حلقے کے حوالے سے میں نے کوئسچن کیا تھا، منسٹر صاحب نے بھی جواب دیدیا ہے، Verbally بھی انہوں نے بتایا تھا کہ بالکل فنڈز کا Arrangement کریں گے فلور پہ، چونکہ دو تین سال سے پینڈنگ پڑا ہے، ہو جائے تو لوگوں کو بڑی تکلیف ہے، بہت تکلیف ہے لوگوں کو۔

<u>وزیر مواصلات و تعمیرات</u>: جناب سپیکر، بابک صاحب کے تین Different سوالات ہیں اور تقریباً سب کا مقصد ایک ہی ہے، ان کی چند سکیمز ہیں، ان میں Liability بھی ہے اور اتنی بڑی سکیمز بھی نہیں ہیں اور مجھے دیکھ کر حیرانگی بھی ہوئی کہ یہ لیٹ ہوئی ہیں اور میں بابک صاحب کو یقین دہانی کراتا ہوں، جیسے ہی ہم سے گورنمنٹ نے کمٹمنٹ کی ہوئی ہے کہ ہمیں سپلیمنٹری گرانٹ دیں گے تو جیسے ہی وہ گرانٹ ملے گی

تو Priority پہ ان شاء اللہ بابک صاحب کی سکیموں کو ان شاء اللہ تعالیٰ میں Priority دوں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب، آپ مطمئن ہیں؟

جناب سردار حسین: جی، جناب سپیکر صاحب، میرا جو 318 کوئسچن ہے وہ بھی اسی حوالہ سے ہے لیکن میں ریکویسٹ کروں گا کہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کوئسچن نمبر 318 پہ آپ بات کر رہے ہیں؟

جناب سردار حسین: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 318 پہ آپ ابھی بات کر رہے ہیں؟

جناب سردار حسین: ہاں وہ بھی Same ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، کوئسچن نمبر 318۔

جناب سردار حسین: میں ان کے جواب سے Satisfied ہوں لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اگر منسٹر فنانس وہ آئیں اور اس ہاؤس کو بریف کریں کہ جو مالی مشکلات ہیں، آخر اس کی وجوہات کیا ہیں؟ پچھلے پانچ سال بھی آپ لوگوں کی حکومت تھی، شکر الحمدللہ نہ کوئی قدرتی آفت آئی، نہ کوئی انسانی آفت آئی، اس کے باوجود دعوے ہو رہے ہیں کہ ٹرانسپرنسی ہے، میرٹ ہے، کرپشن ختم ہے، چوروں کو آپ لوگوں نے پکڑا اور ابھی پکڑ بھی رہے ہیں لیکن اس کے باوجود چھٹا سال جاری ہے اور صوبہ کو مالی مشکلات کا سامنا ہے، تو وضاحت ہونی چاہئیے کہ یہ کونسی وجوہات ہیں جن کی بنیاد پہ صوبے میں مالی مشکلات ہیں؟ یہ اگر ہو جائے تو بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی شکریہ، جناب سپیکر، بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں بابک صاحب، ہم بھی ان کا میسج، آج منسٹر فنانس موجود نہیں ہیں، جناب سپیکر، میں نے پچیس ارب روپے کی ڈیمانڈ سی اینڈ ڈبلیو کی طرف سے کی تھی اور اس Basis پہ کی تھی کہ پچھلے سال مجھے بیس ارب روپے دیئے گئے تھے، اس Basis پہ کی تھی لیکن گورنمنٹ کی طرف سے یہی ہے کہ کچھ Payment گورنمنٹ کی طرف

سے Due ہے جو Delay ہوئی ہے، جیسے Financial crunch ہے پورے ملک میں، جن حالات میں ملک کو چھوڑ کے، جن حالات میں ہمیں یہ ملک ملا ہے، بہت ہی خطرناک حالات ہیں جناب سپیکر، اگر اسی طرح جس طرح پہلے Gifts dole out کئے گئے ہیں، سکیم کی شکل میں، اربوں روپے کی سکیم کی شکل میں، اسی طرح ہم لگے رہے، اسی طرح Loan لے کر ہم پراجیکٹس کرتے رہے تو اس کا End result، ہم جتنے لوگ یہاں بیٹھے ہیں ہم سب کو پتہ ہے، روس جیسا ملک اگر بچ نہیں سکا، سویت یونین جیسا ملک بچ نہیں سکا تو میں سمجھتا ہوں پاکستان اس کے سامنے بہت چھوٹا ملک ہے، ٹائم کی بھی ضرورت تھی، جو ایکشن میں سمجھتا ہوں پرائم منسٹر عمران خان صاحب لے رہے ہیں وہ ملک کی ضرورت ہے، وہ مشکل ایکشن ہے، وہ مشکل فیصلے ہیں لیکن جناب سپیکر، پاکستان کے عوام نے پاکستان تحریک انصاف کو ووٹ آلو ٹماٹر پانچ روپے سستا کرنے کیلئے نہیں دیئے، جناب سپیکر، پاکستان کے عوام نے ووٹ پاکستان تحریک انصاف کو دیئے ہیں تاکہ اس ملک کو اس فنانشل دلدل میں سے کوئی شخص نکالے، جس کیلئے کام شروع ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ اکیلے پاکستان تحریک انصاف نہیں کر سکتی، یہ تمام پارٹیز کی Responsibility ہے، ہم سب مل جل کر ان شاء اللہ کریں گے، تو خدا کرے گا فنانشل حالات بھی بہتر ہوں گے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ اگلے چھ مہینے مشکل ہیں اس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ کام بھی چلیں گے، نئی سکیمز بھی آئیں گی اور مل جل کے ان شاء اللہ تعالیٰ کام کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر مواصلات وتعمیرات: اور بابک صاحب کی سکیمیں ان شاء اللہ ٹھیک ہوں گی۔

جناب سردار حسین: میں مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 327، کوئسچن نمبر 327، جناب خوشدل صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر، ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ جواب خو دوئی ماله راکړے دے، دا د واټر سپلائی سکیم شمسی توانائی، دوئی دے جواب نامکمله دے، اس میں انہوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ ابھی تک کسی بھی ضلعی سب سکیم بمعہ ضلع پشاور کے منظوری نہیں

ہوئی ہے، تو میرا یہ سپلیمنٹری کوئسچن ہے کہ وہ کونسی سب سکیمیں ہیں جن کی ابھی تک منظوری نہیں ہوئی ہے؟ ان کی ذرا وضاحت چاہتا ہوں کہ وہ کونسی ضلعی سکیمیں ہیں؟ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ 327 کا آپ نے بتایا؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: 327 تاسو تپوس اوکړو کنه ؟ کوئسچن نمبر 327۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: پینډنګ ئے اوساتو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، تاسو کوم یو کوئسچن، 269 مو اوکړو؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دا 269 دے.

Mr. Deputy Speaker: Sorry, 269.

* 269 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) اے ڈی پی مالی سال 18-2017ء میں کوڈ نمبر 170193 میں صوبے میں 100 موجودہ واٹر سپلائی سکیموں کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے کیلئے 600 ملین کی رقم مختص کی گئی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) 100 سکیموں میں سے کتنی سکیموں کو شمسی توانائی پر منتقل کیا گیا، اس کی تفصیل سکیم وائز، لاگت کی تفصیل اور علاقہ کا نام فراہم کیا جائے، نیز منظوری کی مجاز اتھارٹی کون ہے؛

(ii) ان سکیموں سے کتنی آبادی مستفید ہو گی، نیز ضلع پشاور، (سابقہ) پی کے 10 میں کتنی سکیموں کو مذکورہ سہولت فراہم کی گئی؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، 600 ملین کی امبریلا سکیم کی منظوری دی گئی ہے۔

(ب) (i) اس سکیم کے تحت کنسلٹنٹس کے انتخاب پر کام ہو رہا ہے، لہذا تاحال اس سکیم کے تحت ذیلی سکیموں کی منظوری نہیں ہوئی ہے، محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈی ڈی ڈبلیو پی ان ذیلی سکیموں کی منظوری دے دے گا۔

(11) جز "ب" (i) کے مطابق ابھی تک کسی بھی ذیلی سب سکیم بمعہ ضلع پشاور کی منظوری نہیں ہوئی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: پبلک هیلته دیپارتمنت دے، سوال نمبر 269

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان محمد صاحب۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، میں معذرت کرتا ہوں، تھوڑا میں لابی میں تھا۔ سر، یہ 269 ہے نا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: 269 جی، 269، خوشدل صاحب کا مائیک آن کریں، خوشدل صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: په دیکښې سپلیمنټري کوئسچن زما دادے چې دیکښې دا Mention شوے دی چې ضلعی سکیمیں ابھی تک منظور نہیں ہوئی ہیں، تو میرا سپلیمنٹری، ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ وہ کونسی سب سکیمیں ہیں جن کی ابھی تک منظوری نہیں ہوئی ہے؟ ان کی وضاحت کرنی چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، سلطان صاحب، سلطان محمد صاحب، وہ بھی کچھ سپلیمنٹری کوئسچن کرنا چاہ رہے ہیں، وہ ابھی کرلیں پھر آپ اکٹھا جواب دیدیں۔ جی منسٹر صاحب، جی صلاح الدین صاحب، ایم پی اے صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker. As I can see it that ADP was for 2017-18 and we have already come to the end of 2018, as one, it can be very easily envisaged that it should have completed or at least it should have been started and completed in 2018.Unfortunately, what it says here, that even the consultant, even the consultant, for the purposes, even he has not been hired.

اس کام کیلئے انہوں نے جو کنسلٹنٹ لینا تھا وہ ابھی تک نہیں ہوا، دنیا نے تو ترقی کی ہے، پاکستان نے بھی اور میرے علاقے میں بھی، اس نے بھی اتنی ترقی کی ہے کہ میرے علاقے کے کسان بھی یہ سولر پینل اپنے ساتھ لے کے جب وہ Harvesting Season ہوتا ہے تو وہ اپنا سولر پینل لیکر اس سے پنکھے کو

Connect کر لیتے ہیں اور وہ اپنا Harvesting، وہ گندم کا وہ جاری رکھتے ہیں لیکن کتنے افسوس کی بات ہے، کیا یہ اسمبلی کے ساتھ مذاق نہیں ہے کہ ان کو ابھی تک دو سال ہو گئے، ان کو ابھی تک کنسلٹنٹ نہیں ملا، کیا یہ مذاق نہیں ہے؟ ۔ ۔ ۔ (تالیاں) ۔ ۔ ۔

Secondly, when will the appointments, can the honorable Minister tell, when will the appointment of the consultant be matured? and then if I move forward,

اور یہ انہوں نے 600 ملین کی رقم رکھی تھی،

Keeping in mind the six hundred millions, the rate of exchange by that time was a hundred and ten rupees, but now that has gone up to one hundred and forty, so, how can you do that in hundred when that much difference, almost thirty rupees difference, almost thirty rupees difference, rupee devaluation; and can the Minister, the honorable Minister guarantee that all the hundred schemes will be completed with the allocated amount, which is six hundred million? How is it possible and can he guarantees it? I want to make this part of the record, on the floor of the Assembly, can he guarantee it? Thank you Mr. Speaker.

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، سلطان محمد صاحب۔

وزیر قانون: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں جناب خوشدل خان صاحب کا جنہوں نے سوال موو کیا ہے اور صلاح الدین صاحب کا کہ جو سپلیمنٹری کوسچن انہوں نے کیا ہے۔ میرے خیال میں ان دونوں کو میں دیکھ رہا ہوں تو ان دونوں کو پبلک ہیلتھ میں بہت زیادہ انٹرسٹ ہے، ان شاء اللہ ہم بھی چاہیں گے کہ ان کو سارے جوابات بھی مل جائیں۔ سر، وہ سوال تو وہ سمجھ گئے ہیں صرف سپلیمنٹری رہ گئے ہیں دو، خوشدل صاحب کا کہنا ہے کہ یہ سب سکیم جو ہے اس امریلا سکیم کے نیچے ان کی ڈیٹیل فراہم کی جائے؟ تو سر، یہ جو امریلا سکیم ہے اس کی پی ڈی ڈبلیو پی نے Approval دیدی ہے، اس حد تک اس کی Approval ہو گئی ہے، جب پی ڈی ڈبلیو پی Approval دیتی ہے تو اس میں وہ Cost reflect کرنے کیلئے جو پراجیکٹ ہے تو اس میں ایک رف اس کی کاسٹ ہوتی ہے اور وہ جو جتنی بھی امریلا سکیم ہے اس کی منظوری کیلئے دیدی جاتی ہے لیکن میں بتا تا چلوں کہ اسکے نیچے جو سب سکیم ہے تو اس کی Approval ابھی ڈیپارٹمنٹل جو ڈیویلپمنٹ ورکنگ پارٹی ہوتی ہے ڈی ڈی ڈبلیو پی، اس نے دینی ہے،

ابھی تک وہ نہیں دی گئی ہے، بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ چونکہ آنریبل ممبرInterestedہیں اس میں، تو اگر وہ ایسی سکیم کی نشاندہی کر لیں کہ جس میں جو ضرورت ہے ان کے علاقوں میں تو یہ ڈی ڈی ڈبلیو پی نے ابھی سب سکیم کی Approval دینی ہے تو وہ بھی ہو سکتا ہے جی، ان کے علاقوں کو بھی فائدہ پہنچ سکتا ہے، اگر کہیں پہ Need basis پہ کہیں پہ ضرورت ہے سر۔، دوسرا جو انہوں نے، صلاح الدین صاحب نے سوال کیا کہ یہ ابھی شروع ہی نہیں ہوا، کمپلیٹ تو پھر بعد کی بات ہے تو میں نے ابھی ڈیپارٹمنٹ سے جب یہ سوال آیا تھا تو میں نے لابی میں بیٹھ کے یہی ان ہی کے ساتھ میں ڈسکس کر رہا تھا، اس میں فنڈز کا تھوڑا بہت ایشو ہے، فنڈز ریلیز ہونے کا ایشو ہے لیکن فلو آف دی ہاؤس میں ان کو کمٹمنٹ دے سکتا ہوں، خوشدل خان صاحب بھی بیٹھے ہیں، صلاح الدین صاحب نے بھی سوال کیا ہے، تو یہ کمٹمنٹ میں ان کو فلور آف دی ہاؤس دے سکتا ہوں کہ ان شاء اللہ Within three months, within three months میں ان کو ذرا زیادہ ٹائم بتا رہا ہوں تاکہ پھر آگے کل کوئی یہ ریکارڈ اٹھائیں گے، میرے اوپر پھر سوال کریں گے فلور آف دی ہاؤس پہ، Within three months اس کا سارا پراسیس کمپلیٹ ہو چکا ہو گا اور اس پہ ان شاء اللہ جو ہے گراؤنڈ پہ آپ دیکھیں گے کہ کام بھی شروع ہو چکا ہو گا، تو میرے خیال میں اگر خوشدل خان صاحب اور صلاح الدین صاحب، خاص کر موور خوشدل خان صاحب ہیں تو If he is satisfied، میں ریکویسٹ بھی کروں گا کہ یہ بھی میں نے کہہ دیا کہ اگر وہ سکیم کی بھی نشاندہی کرنا چاہ رہے ہیں وہ بھی ہو سکتا ہے، تو میں ریکویسٹ یہی کروں گا کہ اگر وہ Satisfied ہیں تو ہم آگے دوسرے سوالوں کی طرف بڑھیں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب، Satisfied ؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔ کوئسچن 327، جناب خوشدل صاحب۔

* 327 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 18-2017 کی اے ڈی پی میں کوڈ نمبر 170504، سیریل نمبر 185 میں چمکنی تا بڈھ بیر بمعہ سوڑیزئی ایکسپریس وے کیلئے 1000.00 ملین روپے تخمینہ لاگت مقرر کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مالی سال 18-2017 کی اے ڈی پی میں اس کی تعمیر کیلئے رقم کیوں نہیں رکھی گئی، آیا حکومت مذکورہ سکیم کو جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو مذکورہ رقم کس منصوبے کی مد میں منتقل کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) اگر مذکورہ منصوبہ تاحال زیر غور ہے تو اس پر کام کب تک شروع کیا جائے گا، نیز ابتدائی رپورٹ کے مطابق ڈیزائین بمعہ روٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، مالی سال 18-2017 کی اے ڈی پی میں کوڈ نمبر 179504 سیریل نمبر 185 میں چمکنی تا بڈھ بیر بمعہ سوڑیزئی ایکسپریس وے کیلئے 1000.00 ملین روپے تخمینہ لاگت مقرر کی گئی تھی، سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ب) سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 اس سکیم کو چائنیز انوسٹمنٹ پراجیکٹس میں شامل کیا گیا تھا، اس کیلئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی تھی، اس سکیم کو چائنا روڈ شو میں پیش کیا گیا تھا، اس سکیم میں CRBC نے دلچسپی ظاہر کی تھی، جس کے بعد حکومت خیبر پختونخوا نے اس کمپنی کے ساتھ باقاعدہ ایک (MoU) سائن کیا تھا، مفاہمتی یاداشت پر دستخط کئے تھے لیکن CRCB کی تخمینہ لاگت زیادہ تھی، اور پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کیلئے غیر موزوں تھا، جب ان کو تخمینہ لاگت کم کرنے کا کہا گیا تو CRBC نے سروس روڈ اور فلائی اوور کو ختم کر دیا چونکہ یہ دونوں عوام کی فلاح کیلئے بہت ضروری تھے، لہذا اس لئے ان کے ساتھ معائدے پر عمل در آمد نہ ہو سکا۔

(ii) جی ہاں، مذکورہ منصوبہ اب بھی زیر غور ہے، تاہم حکومت مالی مشکلات کے باعث اسی کوشش میں ہے کہ اس سکیم کو بیرونی امداد کی مد میں شامل کرے۔ ساتھ ہی اس کی CPEC، یعنی چائینا پاکستان راہداری

سکیم میں شمولیت کے امکانات کا بھی جائزہ لیا جارہا ہے، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، مالی مشکلات کے باعث یہ منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام مالی سال 19-2018 میں شامل نہیں ہے، تاہم وفاقی وزیر مواصلات کی زیر صدارت مورخہ 2 اکتوبر 2018 کی میٹنگ کے فیصلوں کی سیریل نمبر (xiii) میں فیصلہ ہوا تھا کہ چمکنی تا بڈھ بیر بائی پاس کی فیزیبلٹی سٹڈی کی جائے، جسکی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، اس کے جواب سے تو میں مطمئن ہوں لیکن صرف ایک چیز کی وضاحت چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس کے ساتھ جو منٹس لگائے ہیں یہ کافی ہیں، Government of Pakistan Minister of Communication, Minutes of the meeting of Minister for C&W, KP with Minister for Communication.، اس کا جو پیرا 19 (xiii)، Sorry ہے رومن، اس میں یہ Mention کیا گیا ہے رومن، (xiii) says, Minister for Communication proposed that the feasibility study for Chamkani- Badabher bypass be undertaken, by C&W Department and NHA، تو یہ کب تک مطلب ہے اس طرح آپ کام کریں گے اور کب یہ کمپلیٹ ہوگا؟ اور آپ Submit کریں گے ان کی، میں وضاحت چاہتا ہوں، تھینک یو۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ بہت ہی Important project ہے پشاور کیلئے اور ہمارے پورے ساؤتھ ریجن کیلئے، جتنی South bound traffic ہے اس کو یہ چمکنی ٹو بڈھ بیر جو بائی پاس ہے، اس کو پشاور کے اندر Inter ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی، رنگ روڈ پہ بھی ہمارا پریشر کم ہوگا۔ جناب سابقہ وزیر اعلیٰ پرویز خٹک صاحب کے بھی بڑے دل کے قریب تھا اور میں نے بھی خوشدل خان صاحب کو پتہ بھی ہے، میں ہر Opportunity کو Explore کررہا ہوں کہ کسی نہ کسی طریقے سے اس پراجیکٹ کو Quick start کرسکیں، جو سب سے بڑا پرابلم اس پراجیکٹ کی شروعات میں آرہا ہے وہ زمین کی کاسٹ، تقریباً آج سے دو سال پہلے کی میں آپ کو بتادوں کہ اس وقت نو ارب روپے آرہی تھی، صوبے کے مالی حالات اس قسم کے نہیں ہیں کہ ہم زمین کی اتنی کاسٹ دے سکیں، میں نے یہ Initiative لیا کہ جناب فیڈرل منسٹر فار کمیونیکیشن نے جب انہوں نے اپنا Oath لیا تو میں تیسرے دن ان کے پاس پہنچ گیا اسلام آباد میں میں نے اس چیز کو ان کے ساتھ Take up کیا اور جو یہ فیزیبلٹی کی بات کررہے ہیں، میرے خیال میں وہاں جو ہماری بات یہ ہوئی

تھی کہ ہم نے ایک فیزیبلٹی بنائی ہوئی ہے سی اینڈ ڈبلیو نے، اس کو ہم این ایچ اے کے حوالے کریں گے، جناب سپیکر، میری یہ کوشش ہے کہ جو پشاور ٹو ڈی آئی خان ایک Proposed Express Way ہے، اس کو اس کا پارٹ بنا کے اور نیکسٹ پی ایس ڈی پی میں اس کو شامل کرایا جائے، I think next week کی کوئی تاریخ رکھی گئی ہے، وفاقی وزیر صاحب اور چیئرمین این ایچ اے کی وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ ادھر پشاور میں میٹنگ ہے، وہاں سے پھر ان شاء اللہ اس پراجیکٹ کو Take up کریں گے اور جو اس کے اوپر پراگریس ہوگی، میں معزز ممبر صاحب کو اس کے ساتھ Update رکھوں گا ان شاء اللہ۔

Mr.Khushdil Khan Advocate: Thank you.
Mr.Deputy Speaker: Suplementary?

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب، ایم پی اے، صلاح الدین صاحب۔

Mr. Salahuddin: Is it not very strange that the amount for the route was included in ADP 2017-18 without conducting feasibility? My supplementary in this regards is: whether feasibility study is carried out first for inclusion of the route? یعنی یہ فیزیبلٹی رپورٹ پہلے ہوتی ہے یا اس کے لئے رقم پہلے سے مختص، ابھی فیزیبلٹی نہیں ہوئی تو رقم کہاں سے، آپ کس طرح سے اس کیلئے مختص کرتے ہیں؟ پھر ایک اور کوئسچن Regarding this کہ جس طرح ابھی یہ انڈس ہائی وے ہے، یہ میرے اور خوشدل خان کے علاقے سے ہوتا ہوا جاتا ہے تو وہاں پہ ڈیلی کے حساب سے تقریباً آدھے درجن کے قریب ایکسیڈنٹس ہوتے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ وہاں پہ یہ اس کو کاؤنٹ نہیں کیا جاتا یا رپورٹ نہیں ہوتے، تو میری Suggestion یہ ہوگی Whenever this proposed thing will be matured کہ اس کیلئے کیا انہوں نے یہ رکھا ہوا ہے کہ وہاں پہ لوگ Adjacent to the road کہ Close proximity میں لوگ زمین خرید لیتے ہیں پھر وہاں پہ گھر اور دکانیں بنا لیتے ہیں اور نیکسٹ ان کے یہ جو ریڑھی والے ہیں وہ آجاتے ہیں، پھر ان سے گزرنا جس طرح کہ رنگ روڈ کے ساتھ ہوا ہے، تو کیا گورنمنٹ اس بارے میں سوچتی ہے کہ اس کیلئے وہ کوئی مناسب انتظامات کریں گے کہ لوگ وہاں پہ ریڑھیاں نہیں لگائیں گے؟ لوگوں کو پھر سے وہ ایک گھنٹے کا سفر پانچ گھنٹے میں نہ کرنا پڑے گا، یہ بالکل Relevant ہے اس کے بارے میں یہ گورنمنٹ کی کچھ سوچ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب کو، اکبر ایوب صاحب کو آپ کی یہ Suggestion ہم منسٹر صاحب کو نوٹ کروادیں گے جی، آپ کی Suggestion، اکبر ایوب صاحب! انہوں نے ایک Suggestion دی ہے آپ پھر نوٹ کرلیں اپنے ساتھ، دوبارہ یا آپ ان کو Convey کر دیں گے، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں جی اور ان کی Suggestion آپ نوٹ کر لیں جی۔ تھینک یو جی، کوئسچن نمبر 270 جناب خوشدل خان۔

* 270 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیاوزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 18-2017 کی اے ڈی پی میں حلقہ پی کے 70 پشاور میں واٹر سپلائی سکیموں کی بحالی و تعمیر کیلئے رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) جون 2017 سے اب تک کتنی رقم سے کون کون سی سکیمیں بحال / تعمیر ہو چکی ہیں، نیز جن سکیموں پر کام ہو رہا ہے ان کے نام بمعہ پتہ Beneficiary کے کوائف فراہم کئے جائیں؛

(ii) جاری سکیمیں کتنی اور کہاں کہاں ہیں، سکیم کا پی سی ون اور ٹینڈر کی کاپی بمعہ ٹھیکیدار کے کوائف بھی فراہم کئے جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) جون 2017ء تک مندرجہ ذیل سکیمیں بحال / تعمیر ہو چکی ہیں:

1واٹر سپلائی سکیم چندن گڑھی تخمینہ لاگت 6.810 ملین مستفید آبادی 5312 افراد۔

2واٹر سپلائی سکیم سوڑیزئی بالا تخمینہ لاگت 13.725 ملین مستفید آبادی 16148 افراد۔

3واٹر سپلائی سکیم سوڑیزئی پایان

گڑھی بنات، خٹکو پل، میرہ سوڑیزئی تخمینہ لاگت 25.106 ملین مستفید آبادی 24250 افراد۔

(ii) جاری سکیمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1واٹر سپلائی سکیم صدیق آباد، سوڑیزئی بالا تخمینہ لاگت13.274ملین وادان، ٹھیکیدار۔

2بحالی واٹر سپلائی سکیم بڈھ بیر نمبر2 تخمینہ لاگت7.600ملین ریاض ٹھیکیدار۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر، یہ جو جواب دیا گیا ہے It is totally incomplete، نا مکمل ہے، کیونکہ میں نے جو کچھ ان سے مانگا تھا اس میں کوئی چیز انہوں نے نہیں بھیجی ہے، صرف فگرز دیئے ہیں، میں نے یہاں جاری سکیمیں کتنی اور کہاں کہاں ہیں، ہر سکیم کا پی سی ون اور ٹینڈر کی کاپی اور ٹھیکیدار کے کوائف بھی فراہم کئے جائیں؟ اب انہوں نے نہ ہی تفصیل دی ہے اور نہ ہی پی سی ون کی کاپی مہیا کی گئی ہے اور نہ ہی ٹینڈر کی کاپی، ٹھیکیدار کا صرف نام لکھا ہے کہ فلاں ٹھیکیدار ہے تو It is incompleteاور یہ کہ اس کی وضاحت کی جائے کہ کہاں سے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Minister concerned, please.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ خوشدل خان صاحب کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں، ایک Pertinent، اچھا کوسچن، سر، جس طرح ہمیشہ سے خوشدل خان Repetition نہیں کرتے، انہوں نے بتا دیا کہ جو چیزیں یہاں پہ ہیں وہ تو ہیں لیکن جو چیزیں Missingہیں، انہوں نے ان چیزوں کی نشاندہی کی ہے، تو سر، باقی تو آ گیا کہ واٹر سپلائی سکیموں کیلئے رقم مختص ہے؟ ہاں ہے، دوسرا یہ ہے کہ سکیمیں جو ابھی تعمیر ہو چکی ہیں تو اس کی بھی ڈیٹیلز دی گئی ہیں، لاگت بھی دی گئی ہے اور جو مستفید آبادی ہے وہ بھی دی گئی ہے۔ جو Ongoing schemes ہیں، ان کے بھی نام بھی دیئے گئے ہیں، لاگت بھی دی گئی ہے اور سر، یہاں پہ تین چیزیں ابھی ہیں، ایک ٹینڈر کی کاپی ہے جو انہوں نے مانگی ہے سوال میں، ٹینڈر کی کاپی، دوسرا پی سی ون، انہوں نے جتنے بھی پی سی ونز ہیں، ان پراجیکٹ کے سکیمز کے وہ مانگے ہیں اور تیسرا جو ہے ٹھیکیدار کا نام تو دیا گیا ہے لیکن ٹھیکیدار کے جو کوائف ہیں یعنی کہ جو ڈیٹیلز ہیں یا کوالیفیکیشن جو بھی ہے تو وہ نہیں ہیں۔ سر، اس وقت سیکرٹری پبلک ہیلتھ یہاں پر گیلری میں موجود ہیں، میں جب لابی میں تھا تو اسی سوال کی وجہ سے لابی میں گیا تھا کیونکہ میں نے یہ نوٹ کیا کہ اس میں یہ چیزیں کم ہیں تو ایکسیئن جو ہیں، He is on his way، ابھی آ رہے ہیں اسمبلی میں، تو ٹینڈر کاپی، پی سی ون اور ٹھکیدار کے کوائف ابھی خوشدل خان صاحب کو ابھی میرے خیال میں آدھے گھنٹے یا بیس منٹ میں وہ پہنچ جائیں گے، وہ ان کو حوالے کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ابھی اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں، جب تک وہ آجائیں گے تو پھر تب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نیکسٹ کوئسچن۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیونکہ شاید اس پر سپلیمنٹری کوئسچن آجائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نیکسٹ کوئسچن نمبر 271، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 271 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 18-2017ء کی اے ڈی پی میں صوبے میں موجود/جدید واٹر سپلائی/گریویٹی سکیموں کو سولر سسٹم کے تحت چلانے کیلئے رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکیموں کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، اب تک کتنی سکیموں کو سولر سسٹم کے تحت کیا گیا ہے، ہر سکیم کی تفصیل/لاگت و مقام فراہم کیا جائے، نیز پی کے 70 پشاور میں کتنی سکیموں کو یہ سہولت دی گئی، تفصیل فراہم کی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): جی ہاں۔

(ب) 18-2017ء کی اے ڈی پی میں صوبے میں موجود/جدید واٹر سپلائی/گریویٹی سکیموں کو سولر سسٹم پر چلانے کیلئے 640 ملین روپے مختص کئے گئے تھے، 18-2017ء کی اے ڈی پی میں 161 سکیموں کو سولر سسٹم پر چالو کیا گیا ہے، پی کے 70 پشاور میں کل 3 سکیموں کو سولر سسٹم پر چالو کیا گیا ہے، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ واٹر سپلائی سکیم شیپنو گھڑی — تخمینہ لاگت 3.760 ملین۔

2۔ واٹر سپلائی سکیم گھڑی بنات میرہ سوڑیزئی — تخمینہ لاگت 4.527 ملین۔

3۔ واٹر سپلائی سکیم بادشاہ خیل بڈھ بیر (ناصر ٹیوب ویل) — تخمینہ لاگت 5.893 ملین۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مطمئن ہیں جی، تھینک یو جی، نیکسٹ کوئسچن نمبر 272، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 272 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 18-2017 کی اے ڈی پی کوڈ 140641، سیریل 272 کے تحت صوبے میں واٹر سپلائی سکیموں کی بحالی و تعمیر کیلئے 5451.000 کی رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کتنی کتنی رقم سے کون کونسی سکیمیں بحال/تعمیر ہو چکی ہیں اور ہر سکیم پر کتنی لاگت آئی ہے اور ان سے کتنی آبادی مستفید ہو رہی ہے؛

(ii) صوبے اور حلقہ پی کے 70 پشاور میں جاری اور مکمل ہونے والے سکیمیں کتنی اور کہاں کہاں ہیں، ہر سکیم کے پی سی ون کی کاپی بمعہ کوائف فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) 18-2017ء کی اے ڈی پی کی سکیم نمبر 282/140641 میں صوبے کی مختلف واٹر سپلائی سکیمز کیلئے مختص رقم 80 ملین روپے تھی جبکہ اے ڈی پی کی کل لاگت 5451 ملین روپے تھی جو کہ 15-2014 ءسے جاری تھی۔

(ب) (i) اس سکیم کے تحت صوبے کے مختلف اضلاع میں 632 سکیمز مکمل ہوئیں جس سے تقریباً 1569728 لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

(ii) حلقہ پی کے 70 پشاور میں ایک واٹر سپلائی سکیم چندن گھڑی مکمل ہوئی ہے تخمینہ لاگت 6.910 ملین، جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، یہ جواب بھی صحیح ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Sorry.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مطمئن ہیں۔ سوال نمبر 315، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 315 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر قانون ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2013ء سے 2018ء تک صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا میں کتنے قوانین پاس ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ قوانین کے تحت اب تک کتنے قواعد وضوابط وضع کئے گئے ہیں، وضع شدہ قواعد وضوابط کی کاپیاں فراہم کی جائیں؟

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): (الف) سال 2013ء سے 2018ء تک صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا میں کل 171 قوانین پاس ہوئے ہیں، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ب) مذکورہ عرصے کے دوران کل 76 قواعد وضوابط وضع کئے گئے ہیں، جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے یہ پوچھا ہے کہ آپ نے کتنے لاز جو ہیں 2013 سے 2018 تک پاس کئے ہوئے ہیں، اس کا جواب تو مجھے دیا گیا ہے کہ 171 قوانین پاس ہوئے ہیں، میرا خیال ہے بہت بڑا نمبر ہے، Phenomenal number ہے اور اس کا کریڈٹ جو ہے حکومت کو جاتا ہے کہ اتنے بڑے پیمانے پہ لیجسلیشن ہوئی ہے لیکن جو اس کا دوسرا پارٹ ہے کہ جب لاز پاس ہوتے ہیں تو لاز کیلئے پھر رولز بنتے ہیں اور جب تک رولز نہیں بنتے ہیں وہ لاز جو ہیں وہ Implement نہیں ہوتے ہیں، تو 76 قوانین کے رولز بنے ہیں یعنی 171 میں 76 کے بنے ہیں باقی کے نہیں بنے ہیں۔ منسٹر صاحب مجھے ٹائم فریم دے دیں کہ باقی کے، کیونکہ میں ایک میٹنگ میں موجود تھا اور اس میٹنگ کے اندر آنریبل پرویز خٹک صاحب نے The then Chief Minister, نے ڈیپارٹمنٹ کو دو مہینے دیئے تھے کہ Within two months آپ سب کے رولز بنائیں لیکن اب وہ حکومت بھی گزر گئی، اب دوسری حکومت ہے، اس کا بھی ایک سال گزرنے والا ہے اور نیا سال آنے والا ہے، ابھی تک وہ رولز نہیں بنے ہیں، ظاہر ہے جب ہم یہاں سے لاز بناتے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ رولز نہیں بناتے ہیں تو کیسے اس کو Implement کیا جائے گا؟ تو یہ ایک Gap ہے کہ 171 لاز کے اندر صرف 76 لاز کے رولز بنے ہیں، منسٹر صاحب مجھے ٹائم فریم بتادیں کہ کتنے عرصے کے اندر باقی لاز کے رولز بنائیں گے؟ دوسرا میرا یہ سوال ہے کہ میں نے ان سے مانگی ہیں، ان سے رولز کی کاپیاں میں نے مانگی ہیں، انہیں میں پڑھنا چاہتا ہوں، اس میں ڈیپارٹمنٹ نے مجھے کہا ہے کہ آپ اس کو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کر سکتے ہیں، ظاہر ہے میں نے تو اسمبلی کے اندر مانگے ہیں، میرا تو کام یہ ہے کہ مجھے ساری جو انفارمیشن میں مانگتا ہوں، اس اسمبلی کے اندر دی جائیں، تو وہ جو کاپیاں ہیں مجھے فراہم نہیں کی گئی ہیں۔ اور میں تیسری جو بات کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ جو ہمیں لسٹ فراہم کی گئی ہے اس میں ان ڈیپارٹمنٹس کی، ان لاز کی

لسٹ فراہم نہیں کی گئی ہے کہ جن کے اوپر ابھی تک رولز نہیں بنے ہیں، یعنی ان کی تو لسٹ فراہم کی گئی ہے جن کے اوپر رولز بنے ہیں لیکن ان کی فراہم نہیں کی گئی ہے جن کے اوپر رولز نہیں بنے ہیں، ظاہر ہے ہم اس میں دیکھتے ہیں کہ کونسے ڈیپارٹمنٹ ایسے ہیں جو Missing ہیں، مثلاً سر دست آپ کی لسٹ کے اندر مجھے نظر آیا کہ جو ایم ٹی آئی ہے کہ جس کے اوپر آپ کا پورا وہ چل رہا ہے، وہ Implement ہو چکا ہے لیکن اس کے رولز نہیں ہیں، بغیر رولز کے وہ Implement ہو چکا ہے، یعنی آپ کی لسٹ کے اندر ایم ٹی آئی کا نام نہیں ہے، اس قسم کے Important law کا، تو میں اس لئے حکومت کی توجہ، یہ سوالات ہم اس لئے کرتے ہیں کہ اس سے حکومت کی پرفارمنس بہتر ہو اور جو Gap ہیں ان کی طرف حکومت کی توجہ ہو اور حکومت جو ہے اس کو اپنے کام کی طرف اس کو متوجہ کرتے ہیں، تو یہ جو دو تین میرے سپلیمنٹری سوالات ہیں، اس کے منسٹر صاحب جوابات دے دیں، ٹائم فریم دے دیں اور اس ٹائم فریم کے اندر باقی رولز بنائیں گے اور رولز کی کاپیاں کیوں فراہم نہیں کی گئی ہیں؟ اور تیسری بات یہ ہے کہ ان لاز کی لسٹ کیوں فراہم نہیں کی گئی ہے کہ جن کے رولز نہیں بنے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سلطان صاحب۔

وزیر قانون: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر، عنایت اللہ صاحب ایک سینیئر پارلیمنٹرین ہیں گورنمنٹ میں دو بار As a Minister بھی رہ چکے ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بہت Pertinent question انہوں نے Raise کیا ہے۔ سر، یہ سوال میں چونکہ پہلا حصہ جو اس کا تھا کہ کتنے قوانین Last five years میں، 2013ء سے لے کر 2018ء تک بنے تھے؟ تو اس کا جواب تو آ گیا ہے کہ 171 کا جو فگر ہے تو وہ جو کریڈٹ لے رہے ہیں تو میرے خیال میں تھوڑا بہت کریڈٹ ان کو بھی لینا چاہیئے Because he was also part of that cabinet and that government جس نے یہ قوانین بنائے، میں بذات خود اس اسمبلی کا ممبر تھا، 2013ء سے 2018ء تک سارے ممبرز کو یہ کریڈٹ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ابھی میں وقت ضائع کئے بغیر ان تین پوائنٹس کی طرف آتا ہوں جو انہوں نے Raise کئے ہیں، سپلیمنٹری، ایک تو یہ رولز کی بات کی تو سر، تھوڑا سا Factually اگر لاز 171 ہیں تو ضروری نہیں ہے کہ رولز بھی 171 ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فضل الہیٰ صاحب، فضل الہیٰ صاحب ، آپ ذرا سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔

وزیر قانون: سر، اگر لاز 171 پاس ہوئے ہیں تو Just as a point of information کہ اگر لاز 171 ہیں تو ضروری نہیں ہے کہ رولز بھی 171 ہی ہوں گے، اس کی وجہ بھی میں بتا دیتا ہوں، اس میں کچھ لاز جو ہیں وہ امنڈ منٹس کی شکل میں بھی آتے ہیں، وہ بھی شمار ہوتے ہیں، نئے لاز چونکہ امنڈ منٹ اس میں آئی ہے تو وہ فگر اگر 171 ہے تو ضروری نہیں ہے کہ 171 رولز بھی ہوں، ایک نمبر جو بات ہے وہ تو ہو گئی، دوسرے نمبر پہ یہ جو Missing ہے تو انہوں نے یہ پوائنٹ ایسے زبردست موقع پہ اٹھایا ہے، I had a meeting with the Chief Minister on wednesday، پرسوں چیف منسٹر صاحب کی لاء ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ میٹنگ تھی اور اسی ایجنڈے پہ تھی کہ کتنے لاز بنے ہیں، اس میٹنگ کا سارا جو ایجنڈا ہے وہ بھی میرے پاس موجود ہے اور Interest ہمارا یہی تھا کہ جن لاز کے اندر رولز ابھی تک نہیں بنے ہیں تو وہ رولز اس لئے بننے چاہئیں کہ لاز تو آجاتے ہیں، کتابوں پہ آجاتے ہیں لیکن ان کے اوپر پھر عمل درآمد نہیں ہوتا اور جس طرح انہوں نے ایم ٹی آئی کی بات کی تو ایم ٹی آئی تو آج خیر تھوڑی بہت اس میں امنڈ منٹ بھی آرہی ہے، وہ تو ایک الگ ایشو ہے لیکن Whistleblower Act جو ہے اس کے نیچے جو کمیشن بنا ہے مثلاً، اسی طرح سینیئر سیٹیزن کے بارے میں جو لاز بنا ہوا ہے، اس کے نیچے جو رولز یا کمیشن یا جو بھی بنا ہے تو ان چیزوں کے بارے میں ہماری دو گھنٹے میٹنگ ہوئی اور بالکل میں ٹائم فریم ان کو دوں گا، چیف منسٹر صاحب نے اس دن ڈائریکشنز دی ہیں، کیونکہ یہ صرف لاء ڈیپارٹمنٹ کا کام تو ہے نہیں، یہ تو سارے ڈیپارٹمنٹس کا کام ہے، جس ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں وہ قانون بنا ہے تو اس ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ رولز بنائے، لاء ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے کہ اس کی Vetting کرے، اس کو دیکھے کہ قانون کے مطابق ہے تو چیف منسٹر صاحب نے ڈائریکشنز دی ہیں کہ نیکسٹ کیبنٹ میٹنگ سے پہلے، تمام ڈیپارٹمنٹس کو یہ ڈائریکشنز جا چکی ہیں کہ نیکسٹ کیبنٹ میٹنگ سے پہلے جتنے بھی رولز پینڈنگ ہیں، وہ آپ بھیج دیں تاکہ ہم اس کی Approval دے دیں تاکہ یہ لاز کے نیچے جو مقصد ہم حاصل کرنا چاہ رہے تھے وہ کام شروع کر دیں تو سر۔ میں عنایت اللہ صاحب کو ٹائم فریم ان شاءاللہ کم ہی ہو گا۔ لیکن پھر بھی میں تین مہینوں کا، آج چونکہ تین مہینوں کا پبلک ہیلتھ میں بھی کہہ چکے ہیں تو میرے

خیال میں جلدی ہو جائے گا، مہینے آدھ میں ہو جائے گا لیکن To be on the safe side، کیونکہ ذمہ داری سے یہاں پر ایک سٹیٹمنٹ دینا پڑتی ہے تو میں تین مہینوں کا ٹائم ان سے مانگوں گا، ان شاء اللہ تین مہینے بعد وہ اگر یہ سوال لے کر آئیں گے یا یہ ایشو اٹھائیں گے، کال اٹینشن پہ جو بھی ہو گا تو We will be in a better position، ہم ان کو بتا سکیں گے لیکن یہ ہمارا مشن ہے، مقصد ہے کہ جو لاز Last five years میں پاس ہوئے ہیں یا ابھی پاس ہو رہے ہیں، ان کے نیچے جو جو بھی قواعد بننے ہیں، جو جو انسٹی ٹیوشنز بننے ہیں It is of utmost importance ہمارے لئے اس کی کہ We are going to make those rules and make those institutions، دوسرا سر، Copy of the rules انہوں نے مانگی ہے تو چونکہ رولز لاء ڈیپارٹمنٹ کے نہیں ہیں، تمام ڈیپارٹمنٹس کے ہیں لیکن It's a good thing کہ اگر ممبر ز رولز دیکھنا چاہ رہے ہیں تو ہمارے لئے اچھی بات ہے، میں Personally ان شاء اللہ I will provide all، جو 69 رولز یہاں پر دیئے گئے ہیں ان کی کاپیز میں عنایت اللہ صاحب کو Tuesday، Tuesday تو چھٹی ہے، Wednesday تک میں ان شاء اللہ Provide کر دوں گا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: ما تہ Provide کړہ جناب۔

وزیر قانون: مړہ، تہ خو ئی وے ھم نہ نو تہ ئے څہ لہ اخلې؟ (قہقہہ) ، اچھا، صاحبزادہ صاحب کو بھی Provide کر دیں گے۔ تیسرا یہ ہے کہ سر، رولز Form نہیں ہوئے، وہ تو میں نے جواب دے دیا میرے خیال میں، تو سر، یہی ہے ان شاء اللہ تو اگر وہ Withdraw کر لیں، مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: سر، میں نے تو منسٹر صاحب کو اتنا بتا دیا کہ میں صرف اسمبلی کے فلور پر یہ پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہ رہا تھا کہ اتنے لاز بنے ہیں کہ And it goes to the credit of the out going government، جو ابھی بیٹھے ہیں کہ انہوں نے اتنی ریکارڈ لیجسلیشن کی ہے لیکن میں جب سپلیمنٹری کر رہا تھا تو اس سے بھی میرا مطلب یہی تھا کہ There are couple of laws، اگر ان کو In letter

Conflict of مثلاً،Could be game changers تو،and spirit implement
interest of lawتھا، یہ Whistleblower law تھا، رائٹ سروسز لاء ہے اور اس طرح کئی اور لاز ہیں، وہ احتساب کمیشن آج، پرسوں، ترسوں مرحوم ہو جائے گا، حالانکہ اس کو بھیImplement کرنا چاہئیے تھا، اس کو آپ نےImplement نہیں کیا، لاز تب ہیImplement ہوتے ہیں جب رولز بنتے ہیں، تو ٹھیک ہے منسٹر صاحب نے ٹائم فریم دے دیا ہے تین مہینوں کا اور انہوں نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ جو رولز بنے ہیں، اس کی کاپیاں فراہم کریں گے کیونکہ ہم اس کو دیکھنا چاہیں گے کہ کیا وہ ایکٹ کی سپرٹ کے مطابق ہے کہ نہیں؟ میں مطمئن ہوں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میرا سپلیمنٹری کوئسچن لاء منسٹر صاحب سے یہ کہ ہر قانون جب بنتا ہے تو End میں تین کلاززضرور ہوتے ہیں، ایک Prescribed rules and regulation، پھرPrescribe میںDefine یہ کرتے ہیں کہPrescribed by the rulesاور رول کے سامنے لکھا ہوتا ہے کہThere must be rule، کیونکہ ایک قانون جب پاس ہو جائے تو اس کو عملی شکل دینے کیلئے رولز یا ریگولیشن بہت ضروری ہیں۔ اب سوال یہاں یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک قانون 2014ء میںEnactہوا ہے، 2015ء میں ہوا ہے، 2016ء میں ابھی تک ان کے رولز نہیں بنائے گئے، یہ کیوں نہیں بنائے گئے، اس کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ Toxicity on part of which department، کیونکہ وہ ایکٹ جو آپ اور ہم یہاں پر پاس کرتے ہیں اور جب اس کے رولز نہیں ہوتے تو اس کیImplementation نہیں ہوتی ہے، اس کیExecution نہیں ہوتی ہے، تو یہ مطلب ہے وزیر قانون صاحب سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ آیا آپ ان ڈیپارٹمنس کے خلاف ایکشن لیں گے جو دو تین، تین سال ہو چکے ہیں اس قانون سازی کے اور انہوں نے رولز نہیں بنائے، انہوں نے ریگولیشنز نہیں بنائے ہیں، یہ ذرا مجھے بتادیں، پلیز۔

وزیر قانون: سر، تھینک یو، خوشدل خان صاحب۔ جس طرح میں نے کہا کہ یہ ابھی جو میٹنگ ہوئی تھی Wednesdayکو تو اس میں یہ ڈائریکشنز جا چکی ہیں کہNext cabinet meetingسے پہلے جو ہے

جن ڈیپارٹمنٹس نے ابھی تک رولز نہیں بنائے ہیں وہ رولز بھیج دیں تا کہ اس کی Approval ہو سکے اور آگے اس پہ کام ہو سکے، وہ انسٹی ٹیوشنز قائم ہو سکیں جو ان لاز کی In Consequent upon this laws وہ بننے ہیں، کیونکہ ابھی تک بنے نہیں ہیں، ابھی جب یہ فیڈ بیک آ جائے گا Next cabinet meeting سے پہلے We will be in a better position کہ ہمیں پتہ لگ سکے کہ کونسے ڈیپارٹمنٹ نے، اور یہ سارے ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو بھی سننا چاہئیے اور سنیں گے بھی کہ اس کیبینٹ میٹنگ میں ہمیں یہ پتہ لگ جائے گا کہ کس ڈیپارٹمنٹ نے غفلت کی ہے اور ابھی تک قانون کے مطابق انہوں نے رولز نہیں بنائے ہیں کیونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے اور جو ڈیپارٹمنٹ میں تنخواہ لیتے ہیں، کام کرتے ہیں، سیکرٹری سے لیکر نیچے تک جو کلاس فور ہوتا ہے، اس ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہوتی ہے اور Responsible یہاں پر پھر منسٹر ہوتا ہے فلور آف دی ہاؤس پہ، تو ہمیں یہ پتہ لگ جائے گا، میں بالکل یقین دلاتا ہوں کہ ہماری پہلی ترجیح تو یہی ہے کہ یہ رولز ہم بنائیں، یہ انسٹی ٹیوشنز ہم بنائیں۔ دوسرا جس کسی نے بھی غفلت کی تو پی ٹی آئی گورنمنٹ کا Stance بہت زیادہ واضح ہے اس چیز کے اوپر کہ اگر کوئی بھی بیوروکریٹ ہمارا جو ایجنڈا ہے، ہمارے اس کے بیچ میں وہ Hurdle بن رہا ہے I am sorry to say کہ اگر اس طرح کی کوئی پوزیشن ہوگی تو That bureaucrats will not be able to work in this government، یہاں پر وہی بیوروکریٹس کام کریں گے جو اس گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے، جو Manifesto اور جو ہمارا ویژن ہے اس کو اگر وہ آگے لیکر جا سکتے ہیں، وہی بیوروکریٹس اس گورنمنٹ میں کام کر سکتے ہیں۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 270، خوشدل خان کا پینڈنگ تھا اس کے بارے میں۔

وزیر قانون: سر، خوشدل خان کے سوال کی، وہ جو ڈیٹیلز ہیں، مجھے آپ دو منٹ دیں، میں دیکھ لیتا ہوں، اگر وہ پہنچ گئے ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، اگر آپ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، وہ آپ کو ڈیٹیلز فراہم کر دیں تو؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جی ہاں، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، ڈیٹیلز ان کو دے دیں۔

وزیر قانون: میں Fully support کرتا ہوں، اگر پھر بھی اس کے بعد ان کا کوئی سوال ہوا تو I will request the honourable Speaker کہ وہ یہاں پہ سوال موو کر سکتے ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: اوکے، ٹھیک ہے، تھینک یو جی۔ یہ کچھ Leave applications آئی ہیں جی، چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب لائق محمد خان صاحب ایم پی اے، 21 تاریخ کیلئے، جناب ریاض خان صاحب ایم پی اے، 21 تاریخ کیلئے، جناب جمشید خان مہمند صاحب، 21 کیلئے، نوابزادہ فرید اللہ صلاح الدین صاحب، 21 تاریخ کیلئے، سردار محمد یوسف زمان صاحب، 2018-12-21 کیلئے، یہ سب ہیں، مسماۃ ثمر بلور صاحبہ، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، حاجی محمد انور حیات خان صاحب، جناب فضل حکیم صاحب، جناب نذیر احمد عباسی صاحب، مسماۃ مومنہ باسط صاحبہ، جناب کامران بنگش صاحب، شوکت علی یوسفزئی صاحب، ڈاکٹر امجد علی صاحب اور عائشہ بانو صاحبہ، سب کو منظور ہے، سب کو یہ چھٹی کی درخواستیں منظور ہیں؟

اراکین: جی، منظور ہیں۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آئٹم نمبر 7 اور 8 : یہ ہم پہلے لیتے ہیں جی، Item No,7,honourable Minister,Zia ullah Bangish Sahib.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2018، کا پیش کیا جانا

جناب ضیاء اللہ خان (مشیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): جناب سپیکر، میں Khyber Pakhtunkhwa,Employees of the Elementry and Secondary Education Appionment and Regularization of Services (Amendment) Bill,2018 ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced. Item No.8 and 9, Honourable Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2018 may be taken into consideration at once.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا طبی اداروں میں اصلاحات مجریہ 2018 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Hisham Inamullah Khan (Minister for Health): Thank you Honourable Speaker, I have the privilege to state that Khyber Pakhtunkhwa Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2018, already introduced in the House be taken into consideration at once and that the Bill be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2018 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Clauses 1 and 2 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? those who are in favour of it may say' Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 and 2 stand part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill, amendment in clause (ii) of Clause 3: Mr. Inayatullah, Mr. Khushdil Khan, Sardar Hussain Babak,Sahibzada Sanaullah, Ms Shagufta Malik Sahiba, Ms Sobia Shahid, Malik Zafar Azam Sahib and Ms Rehana Ismail Sahiba, MPAs, to please move their joint amendment in clause (ii) of Clause 3 of the Bill. Mr. Inayatullah Sahib.

Mr. Inayatullah: Sir, I beg to move that in Clause 3 sub clause (ii) may be deleted, sub clause (ii) may be deleted.

Mr. Deputy Speaker: Mr. Khushdil Khan.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، اس امنڈمنٹ سے پہلے اگر آپ مجھے ایک دو منٹ دیدیں، اسی کے متعلق میں بات کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ یہ لیجسلیشن ہے اور یہ بہت ضروری چیز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل صاحب، آپ امنڈمنٹ موو کرلیں پھر بات کرلیتے ہیں، امنڈمنٹ موو کریں آپ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے، Sir I beg to move that in Clause 3 sub clause (ii) may be deleted.

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب، سب کرلیں پھر بات کرتے ہیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ٹھیک ہے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، زما هم دغه امنډمنټ دے، او زما دا ریکویسټ دے چې رومن (ii) په کلاز (3) کښې دا ترېی نه Delete کړئی جی۔

Mr. Deputy Speaker: Sahibzada Sanaullah Khan, not present, lapsed, Ms Shagufta Malik Sahiba.

Ms. Shagufta Malik: Sir, I beg to move that in Clause 3, sub clause (ii) may be deleted.

جناب ڈپٹی سپیکر: بیا به داسې وی چې یو کس به خبرے کوئی جی کنه ،نو مطلب دا نور به Withdraw تصور کیږی، یو کس به خبرې کوی ځکه چې قانون ته به دغه کیږی، یو کس به خبرې اوکړی نور به Withdraw تصور کیږی، خبرې پرې یو کس اوکړئے جی۔ میډم شګفته ملک، خپل امنډمنټ موؤ کړئ جی تاسو۔

محترمہ شگفتہ ملک: میں موو کرچکی ہوں جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: موؤ کړو جی۔ ثوبیه شاہد صاحبه، میډم ثوبیه شاہد صاحبه خپل امنډمنټ موؤ کړئی تاسو۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: دیکښې زما نیشته ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Withdraw کړئ جی، بیا تاسو۔

Ms: Subia Shahid: Okay, withdraw.

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

Malik Zaffar Azam Khan: Sir, I beg to move that in sub section, sub clause (ii) may be deleted.

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

Ms: Rehana Ismail: I beg to move amendment in Clause 3, sub clause (ii) may be deleted.

جناب ڈپٹی سپیکر: دې باندې تاسو يو کس څوک خبرې کول غواړی جی، نو يو کس اوکړئ جی بس ، څوک کول غواړی؟ عنايت الله صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، دې باندې به مونږه ټول خبرې کول غواړو خو لږې لږے۔ مطلب دا دے چې پوائنت آف ويو دے کنه جی، د بل چا پوائنټ آف ويوو خو نشی وئيلې کنه، اوس زما خپل پوائنټ آف ويو دے، د دئی خپل پوائنټ آف ويو به وی۔

جناب عنایت اللہ: او جی، لږې لږې۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دے به خپل Reason ورکوی، زه به خپل Reason ورکوم، اؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان، بيا به داسې چل اوکړو چې امنډمنټ يو کس موؤ کړی جی، چې د چا نامې دی هغوې به پرې يو يو منټ بيا خبرې ټولوباندې اوکړی جی۔

جناب عنایت اللہ: اوس خو به اوشی او که نه؟

جناب ڈپٹی سپیکر: او جی۔ اوس به اوشی پرې۔

جناب عنایت اللہ: هم داسې ګوره.....

جناب ڈپٹی سپیکر: نيکسټ امنډمنټ چې راځی هغه دې يو کس موؤ کړی چې د چا نامې خبرې په هغوی ټول په نمبر اوکړی جی۔

جناب عنایت اللہ: میں ابتداء میں ایک بات کرنا چاہتاہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں، منسٹر صاحب نئے بھی ہیں لیکن وہ تیاری بھی کرتے ہیں اورPrepared آتے ہیں،Competent آدمی ہیں، ہم یہ نہیں چاہتے ہیں کہ He lands in trouble وہ کورٹ کا سامنا کریں، ان کا ڈیپارٹمنٹ کورٹ کا سامنا کرے اور میں تو یہ چاہونگا کہ اس میں یہ MTI 26 کے اندر کل آپ کی مطلب کلازز ہیں اور 26 کے اندر، آپ 21 کے اندر امنڈمنٹ لانا چاہتے ہیں تو آپ نیا بل کیوں نہیں لاتے ہیں کہ آپ اتنی ساری امنڈمنٹس ایک بل کے اندر کرنا چاہتے ہیں اور اس میں کچھ چیزیں کانسی ٹیوشن کے Against ہیں، ابھی میں پوائنٹ آوٹ کر رہا ہوں، وہ کانسی ٹیوشن کے Against ہیں، کچھ چیزیں Court decisions کے Against ہیں اور کچھ چیزیں Fundamental rights کے Against ہیں، مثلاً یہ جو ابھی آپ نے کیا ہے کانسی ٹیوشن کے اندر آرٹیکل 129 ,129 کہتا ہے کہ Subject to the Constitution, the Executive Authority of the Province shall be exercise in the name of the Governor by the Provincial Government, consisting of the Chief Minister and Provincial Ministers which shall act through the Chief Minister.، یعنی Executive Authority جو ہے، وہ اب-----

جناب سپیکر: ارباب جہانداد صاحب، ارباب جہانداد صاحب، خاموشی سے رہیں۔

جناب عنایت اللہ: آرٹیکل۔129، جو Amended وہ ہے، اس کے تحت یہ گورنمنٹ Exercise کرے گی جو 18th Amendment کے بعد گورنمنٹ Exercise کرے گی، اس پہ گورنمنٹ کو کورٹ نے راجہ پرویز اشرف کیس میں Define کر دیا کہ گورنمنٹ کیا چیز ہے؟ اور پھر اس کے خلاف نواز شریف گورنمنٹ عدالت میں چلی گئی، اس میں اس فیصلے کو Re-enforce کیا گیا کہ Government means the Chief Minister and the Cabinet,، ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہاں جو آپ گورنمنٹ کی جگہ چیف منسٹر کا لفظ لا رہے ہیں تو آپ گورنمنٹ کو Intact رہنے دیں کیونکہ اس کے نتیجے میں آپ You will land in trouble, people will move to the court اور یہ جو گورنمنٹ کی Definition عدالت نے کی ہے وہ Permanent ہے، وہ کانسی ٹیوشن کی بنیاد پر ہے، اس کو آپ Change نہیں کرسکتے ہیں، اس لئے اس اسمبلی کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ

وہ ایک ایسے ایشو کو چھیڑے کہ جو سپریم کورٹ آف پاکستان اور کانسی ٹیوشن کے اندر Settled ہے، تو اس لئے ہم اس پہ، یہ میرا موقف ہے کہ اس کے اندر اب ہم، یہ اسمبلی Empowered نہیں ہے کہ اس کے اندر ترمیم کرے۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر ډیره مننه زه، میں لاء بنانے سے پہلے لاء بنانے کیلئے کچھ Superior courts کی Judgements سے ہوتے ہوئے کچھ اصول Lay down کیا گیا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پچھلی حکومت نے 171 قانون بنائے ہیں لیکن وہ جلدی میں کئے گئے اور انہوں نے ان اصولوں کو مدنظر نہیں رکھا اور یہی وجہ ہے کہ ان میں سے کوئی Implementation نہیں ہو رہی ہے، اصول یہ ہے کہ The law must be simple and clear.، دوسری بات یہ ہے کہ لاء جب آپ بنا رہے ہیں، اصول تو یہ ہو کہ وہ Reasonable ہو، اس کا Reason ہونا چاہئیے اور سر، وہ آپ اگر ملاحظہ فرمائیں اپنے رولز کو تو رول 78 اس کا جو سب رول (3) ہے، یہ No statement of object and reasons shall, یہ The notice shall be accompanied by a copy of the Bill together with a statement of object and reasons.، سر، آپ ملاحظہ فرمائیں یہ جو Amendment Bill آیا ہے کوئی Reason نہیں دیا گیا ہے، Statement of object ہے لیکن Reason نہیں دیا گیا ہے کہ کیوں اس کی ضرورت آگئی؟ کیونکہ اگر آپ اس کو ملاحظہ فرمائیں، اس کی ایک ہسٹری ہے، دوسرا اصول یہ ہے کہ وہ لاء بنائیں جو Useful ہو، Beneficial ہو وہ لاء، اب یہ لاء جس پر ہم امنڈمنٹ پر ڈسکشن کر رہے ہیں، اب اس پر ہم ڈیبیٹ کر رہے ہیں تو یہ Managerial law ہے، Managerial law یہ ہے کہ اس کمپنی کو، اس ہسپتال کو کس طرح ہم چلائیں گے؟ اس کو Managerial law کہتے ہیں، یہ نہ Patient کو کوئی فائدہ پہنچاتا ہے، نہ کسی علاج کیلئے بہتر ہے لیکن صرف یہ ہے کہ How to administer these institutions، تو سر، یہ میں عرض کر رہا ہوں کہ اس سے پہلے مختلف پچھلی حکومتوں نے اس فیلڈ میں کام کیا ہے، سب سے پہلے جو ان میں قانون سازی ہوئی ہے میرے علم کے مطابق وہ خیبر پختونخوا میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹی ٹیوشن ریفارم ایکٹ 1999 میں بنا، پھر سر، اس کے رولز

بنائے گئے KP Medical Institutions Rules, 2001، یہ ایزیکٹیو آرڈر سے بنائے گئے تھے، وہ کتاب میں ہیں ان کو ابھی تک That are in field پھر آخر ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں KP Medical and Health Institutions and Regulation of Health Care Service Ordinance, 2002.، جب پچھلی حکومت پی ٹی آئی کی آ گئی تو KP Medical Teaching Institutions Reforms Act, 2015, 19-01-2015 کی منظوری دی گئی اور پھر یہ گورنر نے Assent دیدیا ہے اور یہ 19-01, سر، آپ حیران ہو جائیں گے کہ اس میں 2000 تک اس میں کتنی امنڈ منٹس ہوئی ہیں؟ یہی وہ چیز، میں آپ کی اور ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ لاء بنانے میں آپ جلد بازی سے کام نہ لیں، اب 2015 میں وہ لاء بن گیا، 2017ء تک اس میں امنڈ منٹس آ گئیں اس میں اور یہ چھبیسویں امنڈ منٹ ہے سر، تو اگر ہم ایسی قانون سازی کریں کہ آج ہم ایک قانون یہاں سے پاس کرتے ہیں اور دوسرے دن ہم خواب میں دیکھیں کہ بھائی یہ امنڈ منٹ ضروری ہے، Development countries کو دیکھیں، آپ دوسرے ملکوں کے لاز کو اٹھائیں، ان کے کانسی ٹیوشنز کو اٹھائیں، وہ سالہا سال اس میں امنڈ منٹ نہیں ہوتی ہے کیونکہ وہ لاء بنانے سے پہلے سوچتے ہیں، وہ بیٹھتے ہیں، اپوزیشن کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور صحیح کرتے ہیں اور پھر وہ بنا دیتے ہیں تو وہ لاء جو ہوتا ہے وہ Permanent ہوتا ہے اور Strong Law ہوتا ہے، اس کا مطلب ہے اثرات اچھے، بہتر اور پبلک انٹرسٹ میں جاتے ہیں جو صحیح ہے۔ اس کے ٹوٹل تین چیپٹرز ہیں اور اس میں جو سیکشن ہے وہ 26 ہے، اب 26 میں Repeal اور Saving ہے، تو جناب عالی، جس طرح میرے بھائی عنایت اللہ بھائی نے بتا دیا کہ یہ جو ہم ڈیلیٹ کرنا چاہتے ہیں، میں Reason دینا چاہتا ہوں کیونکہ Each and every thing should be reasonable.، یہ ہمارا قانون ہے، اب انہوں نے چیف منسٹر کو Reproduce کر دیا، اب چیف منسٹر جو ہے وہ ایک Individual ہے، اب جس طرح Article-29 says کہ What means of Provincial Government? Provincial Government means that consists of Chief Minister and the Provincial Ministers، یہاں کیبینٹ کا لفظ بھی نہیں لکھا گیا ہے کہ کیبینٹ، یہاں لفظ لکھا گیا ہے پراونشل منسٹرز، تو یہاں پر جب آپ چیف منسٹر کو آپ Introduce کرتے ہیں تو پھر پراونشل منسٹرز کہاں گئے؟ تو یہ تو It is against the

Article 4 اور یہ آئین کے خلاف ہے تو definition of Provincial Government says کہ آپ وہ قانون بناسکتے ہیں، Subject to constitution، سر، اگر آپ آرٹیکل 142 اٹھائیں تو 142 میں لکھا ہے Subject to Constitution تو جب کانسی ٹیوشن میں وہاں پر Provincial Government means Chief Minister and the Provincial Minister تو میں یہ عرض کر رہا تھا، اس میں آپ سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ لاء میں ہمیں جلد بازی نہیں کرنی چاہیئے، ہمیں ہر ایک سیکشن کو، ہر ایک کلاز کو پڑھنا چاہیئے اور اس پر ڈسکشن کرنی چاہیئے تاکہ پھر ہمیں امنڈمنٹ کی ضرورت نہ ہو، تو میرا یہ ہے کہ It should be deleted، چیف منسٹر کے پاس یہ پاور نہیں ہونی چاہیئے، ایک Individual کے پاس، کیونکہ یہ میڈیکل انسی ٹیوشنز ہیں، یہ عوام کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، ان میں اپوائنٹمنٹ کی بات ہوتی ہے، اس میں سلیکشن کی بات ہوتی ہے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ارباب جہانداد صاحب، خاموش رہیں، House in order.

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: تو میں Propose کرونگا، میں Propose کرتا ہوں کہ This amendment Bill should be referred to the Selecte Committee under the rules. تاکہ اس کمیٹی میں ہم بیٹھ جائیں، سٹینڈنگ کمیٹی کو بھی نہیں بھیجنا چاہیئے کیونکہ پروویژن یہ ہے کہ آپ ایک بل کو یا تو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں گے یا آپ سلیکٹ کمیٹی کو تو میں یہ Propose کرونگا ، اگر اتنی جلدی نہیں ہے، کوئی ایمرجنسی نہیں ہے، کوئی Exigency نہیں ہے تو It should be referred to the Selecte Committee کہ وہاں پہ ہم بیٹھ جائیں، وہاں پہ گورنمنٹ کے نمائندے بھی بیٹھ جائیں، گورنمنٹ کے جو ممبران ہیں وہ بھی بیٹھ جائیں اور اپوزیشن کے بھی تاکہ ہم دیکھ لیں، تاکہ ہم اس قوم کو، کیونکہ یہ بہت ضروری ہے، It is very important matter کیونکہ علاج کی بات ہے، مریضوں کی بات ہے، اس پر ہماری حکومت بڑا پیسہ خرچ کر رہی ہے تاکہ ہم ان کو اچھی طرح سے رائے دیدیں تاکہ وہ Forever رہے۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Honourable Minister for Health please.

<u>جناب ہشام انعام خان (وزیر صحت)</u>: **بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ** ۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ آنرایبل ممبرز آف دی ہاؤس نے جو امنڈمنٹ Propose کی ہے کہ کلاز 3 میں (ii) کو ڈیلیٹ کیا جائے۔

I would just like to give them a little brief. The main section, the original Act says that in addition to providing medical education, training research and providing health facilities to people of Khyber Pakhtunkhwa, the objects of MTIs should be to perform such other functions, as are assigned to it by government from time to time,

اگر ہم امنڈمنٹ پر ایگری کریں تو، That will mean, The word 'Government' will remain there,

میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ، Chief Minister is substituted, this is not against the Constitution but I agree with your amendment, this should be collective decision, اگر آپ کی طرف سے صحیح ڈائریکشنز دی جائیں، Additional functions کو تو،

It should be a collective decision of the Cabinet and the Chief Minister, so, I am agreeing with you, I am agreeing with you that it should be the government, so, I agree with you but I just want to assure you, even if I had disagreed with you, the word Chief Minister in this context is not against the Constitution what ever laws (شوراور قطع کلامیاں) میری بات سنیں جی، خوشدل خان صاحب، یہ ٹھیک ہے ان ریفارمز میں میرا ہاتھ ہوگا، میں آپ کو یہ Assure کرانا چاہتا ہوں کہ جتنی امنڈمنٹس میں نے Propose کی ہیں یہ اسی لئے Propose کی تھیں کہ وہاں پہ loopholes تھے، ہر روز آپ کی طرف سے عوام کی طرف سے مجھے کمپلینٹس آتی تھیں، اس کی بنیاد پہ یہ امنڈمنٹس اس لئے Propose کی ہیں میں نے تا کہ Accountability زیادہ آئے MTIs میں، وہ Accountable ہوں گورنمنٹ کو، وہ Accountable ہوں عوام کو، لیکن یہ بھی میں آپ کو بتاتا چلوں کہ This is not against the Constitution, but I agree with you. بالکل جی، یہ اس کو ڈیلیٹ کرنا چاہئیے۔

'Government' word should remain in this Clause. Thanks.

(Applause)

Mr. Speaker: Thank you, Ji, Sultan Muhammad Khan Sahib.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، یہ جو امنڈمنٹ اپوزیشن ممبرز نے موو کی تھی تو اس وقت چونکہ منسٹر کنسرڈ وہ ایگری کر رہے ہیں اس امنڈمنٹ کے ساتھ جو انہوں نے اس لاء میں موو کی تھی تو میرے خیال میں اس کے اوپر اگر پورا ہاؤس Unanimous ہے کہ Word government ہی ہونا چاہئیے

Instead of the Chief Minister تو، اس والی میں جو آنرایبل ممبرز نے موو کی ہے اس پر پھر Further بحث کی ضرورت ہے نہیں، Government agrees اور اس کے اوپر آپ جو ہے، This may be a part of the Bill جو ابھی موو ہو رہی ہے جی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The motion before the House is that the joint amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour may say 'yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amendment is adopted unanimously. Now the question before the House is that the original Clause 3 may stand part of the Bill, Clause-3, as amended may stand part of the Bill? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The amendment is passed. Amendment in Clause 4 of the Bill:First amendment in sub section (1) of section 4(a) of the Clause 4, Malik Zafar Azam Sahib MPA to please move his amendment in sub section (1) of the section 4(a) of the Clause 4 of the Bill. Zafar Azam Sahib.

<u>Mr. Zafar Azam</u>: Sir, I beg to move,

(مائیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، یہ کام نہیں کر رہا ہے جی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ملک ظفر اعظم صاحب، آپ اپنی امنڈمنٹ موو کریں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: مونږه دا ریکوئسټ کوؤ، څنګه چې خوشدل خان اووئیل-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: یو منټ، دوئ امنډمنټ پیش کړی، دا خبره اوشی، بیا خبره کوئ جی، دے امنډمنټ اوکړی جی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: څه ټھیک ده چې دوئ -----

<u>Malik Zafar Azam</u>: Sir, I beg to move in Clause 4 in the proposed section 4 (a) in sub section (1) the words ''all of whom shall be from private sector'', the words ''two members shall be from the governemnt sector and three members from the private sector out of five members or three members shall be from the government

sector and four members from the private sector out of seven members as the case may be' may be" substituted.Thank you, Sir.

Deputy Speaker: Minister Health.

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): تھینک یو جناب سپیکر۔ جیسا کہ میرے بزرگ نے جی، یہ امنڈمنٹ Propose کی ہے کہ پالیسی بورڈ میں اگر فائیو ممبرز ہوں تو اس میں دو گورنمنٹ کے ہونے چاہئیں، اگر سیون ممبرز ہوں تو اس میں تین گورنمنٹ کے ہونے چاہئیں،

Very respectfully I disagree with this amendment because the member from private sector if included on the Policy board, under section 21 of Pakistan Penal Code becomes a public servant and they are accountable under the law.therefore, including all members from the private sector on board does not affect the interest of the state.

اگر پرائیویٹ ممبرز بھی بورڈ پہ ہوں تو،

They are accountable to the government, they are public servants. If we include government servants in the board, I think we will be interferring in the spirit of the atonomy of the Medical Teaching Institutions. So, I request the honourable Member to withdraw his amendment and agree with me.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ عنایت اللہ صاحب، یہ امنڈمنٹ ظفر اعظم صاحب کی طرف سے ہے، یہ بات کرینگے جی۔

جناب عنایت اللہ: میں نے بھی یہ موو کی تھی، میں نے بھی یہ موو کی تھی، یہ ڈیبیٹ ہے، یہ امنڈمنٹ میں نے بھی موو کی تھی، جس کو آپ نے Step down کیا، اب وہ یہاں پر نہیں شامل ہو سکتی ہے، یہی امنڈمنٹ میں نے بھی موو کی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی طرف سے نہیں آئی جی، جی ظفر اعظم صاحب۔

ملک ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب، ہم اس کے ساتھ ایگری نہیں کرتے ہیں، پرائیویٹ ممبرز، اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان ایک فلاحی مملکت ہے اور اس پر آپ اگر سارے پرائیویٹ ممبر کر لیں تو اس کا یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ آپ جو Facilities جو مملکت پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ ہیلتھ ایجوکیشن،

فلاں، ڈھینگا، یہ گورنمنٹ Provide کرے گی تو یہ گورنمنٹ کی پاور سے نکل جائے گا، تو ہم چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ کے نمائندے بھی اس میں ہوں اور پرائیویٹ ممبرز بھی اس میں ہوں، تو اس میں کیا قباحت ہو سکتی ہے؟ اگر سارے پرائیویٹ ممبرز آپ لیتے ہیں تو گورنمنٹ کا تو پھر کچھ، اس کو اگر کوئی ضرورت ہوئی، کچھ مشکلات پیش آئیں تو کس طرح وہ پرائیویٹ ممبر وہ حل کرینگے؟ تھینک یو سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اکرم درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب شکریہ، چونکہ یہ بڑا اہم بل ہے، ہفتہ پہلے مجھے جتنے ینگ ڈاکٹرز ہیں، ایسوسی ایشن ہے پورے صوبے کی، وہ بھی میرے پاس آئے تھے اور اس صوبے کے جتنے سینیئر ڈاکٹرز ہیں وہ بھی ہمارے اپوزیشن چیمبر میں آئے تھے اور ہم ساری جماعتوں کے وہاں پر لوگ موجود تھے، اس بل پر بہت زیادہ تحفظات ہیں، جونیئر ز ڈاکٹرز کے بھی، سینیئر ز ڈاکٹرز کے بھی، اور جس طرح ظفر اعظم نے اس میں امنڈمنٹ پیش کی ہے، اور بھی ہیں، چونکہ ایک لمبا پراسیس ہے، ہم آپ سے ریکویسٹ کرینگے کہ چونکہ اس کی اہمیت کو جانچتے ہوئے اگر اس کو آپ سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کریں تو وہاں پر اپوزیشن جو وہاں پر ڈاکٹرز کے کچھ ایسے خیالات ہیں اور ابھی تک اس میں جتنے بھی لوگ لائے گئے ہیں، اس میں بھی ڈاکٹروں کی، یہ بہت زیادہ ان کو تشویش ہے کہ کوئی بھی آیا ہے اور یہاں پر اس کو Supervision دی ہے، وہ شوکت خانم سے آیا ہے، اس پر بھی اگر کسی ہسپتال میں دیکھیں، ایل آر ایچ میں آپ دیکھیں، کمپلیکس میں دیکھیں، دوسرے ہسپتالوں میں، تو ایک تاثر ابھر رہا ہے کہ یہاں پر اس کے جتنے بھی ذمہ دار ہیں، ایک خاص پروگرام کے تحت آرہے ہیں، لہذا ہماری درخواست ہوگی کہ یہ آپ سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کریں، اس میں جلد بازی نہ کریں اور وہاں پر ہم بیٹھ کر، اپوزیشن کے ممبرز اور منسٹر صاحب، پوری وہاں ہیلتھ منسٹری، اور افہام و تفہیم سے وہ ہم ٹھیک کرلیں گے، خدانخواستہ اس بل کے بعد اگر ینگ ڈاکٹرز آجائیں ہڑتال پر، چونکہ مجھے انہوں نے رات کو بتایا تھا کہ ہم پھر آئینگے، اگر آپ لوگوں نے کچھ نہیں کیا تو اس کے بعد اگر ہم انکی بات مانیں گے تو وہ گورنمنٹ کی بھی بڑی کمزوری نظر آئیگی، اس اسمبلی کی بھی، تو میری آپ سے گزارش ہے کہ ہم ان ڈاکٹروں کو جو یہاں پر اس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں، ان کو بھی اعتماد میں لیں اور جو امنڈمنٹ، وہ سب آئے تھے ہمیں دی ہے، تو میری بڑے

ادب سے درخواست ہوگی کہ اس میں جلد بازی نہ کریں کہ مزید اس میں ہسپتال کی ہڑتالوں سے بھی بچ جائیں، چونکہ بہت زیادہ خدشات ہیں عوام کے بھی، اور آپ سب کو معلوم ہے کہ ہسپتالوں میں اس سے بہتری نہیں آئی ہے بلکہ ہسپتالوں میں اس سے بہت زیادہ کمزوری آئی ہے اور اس پروگرام میں وہاں پر ابھی بی ایچ یو کے ڈاکٹرز ہیں، ان کو ایک لاکھ چالیس ہزار تنخواہ مل رہی ہے اور میڈیکل سینیئر ڈاکٹرز جو یہاں پر ہسپتالوں میں ہیں، ان کو اسی ہزار مل رہی ہے، ابھی سارے جو سینیئر ڈاکٹرز ہیں وہ بی ایچ یوز میں جارہے ہیں، بی ایچ یو میں نہ ایکسرے ہیں، نہ وہاں پر کوئی ٹیکنیشن ہے، نہ وہاں پر کوئی دوائی ہے اور سینیئر ڈاکٹرز صرف اس لئے وہاں پر جارہے ہیں کہ وہاں پر ہماری تقریباً پچاس ہزار، چالیس ہزار تنخواہ زیادہ ہے، تو اس میں بڑے ادب کے ساتھ میں گزارش کرونگا کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ بیٹھ جائیں اور اس کو بڑی فراخدلی کے ساتھ ہم گورنمنٹ کے ساتھ ہیں، ان شاءاللہ ہر قسم کا تعاون گورنمنٹ کے ساتھ کرینگے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اکرم درانی صاحب، آپ کو پتہ ہے آپ سینیئر پالیٹیشن ہیں لیکن جو سٹیجز ہیں سلیکٹ کمیٹیز کی یہ ان سٹیجز سے گزر چکا ہے، اس کا وہ ٹائم ختم ہو گیا ہے کمیٹیز کا۔

(شور)

جناب سردار حسین: آپ ڈیفر کردیں، جناب سپیکر، اپوزیشن لیڈر صاحب نے بڑی اچھی تجویز دی ہے، میں منسٹر صاحب سے بھی ریکویسٹ کرونگا یہ تو Collective wisdom پر ہونا چاہیئے یہ چیز، یعنی Solo flight ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، نہیں نہیں، ابھی اکرم درانی صاحب نے اپوزیشن کی طرف سے بات کی۔

جناب سردار حسین: میرے خیال میں، آپ نے مجھے فلور دیا ہے تو ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ایک منٹ میں کرلیں، ایک منٹ میں کرلیں۔

جناب سردار حسین: اس طرح تو نہیں ہے نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کرلیں، ایک منٹ میں کرلیں جی۔

جناب سردار حسین: ہاں یہ Debatable ہے لیجسلیشن پر ڈیبیٹ ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل لیجسلیشن پر ڈیبیٹ ہوگی، جس نے امنڈمنٹ پیش کی ہے وہ ڈیبیٹ کرسکتے ہیں۔

جناب سردار حسین: آپ مجھے رولز میں بتائیں کہ جس نے امنڈمنٹ پیش نہیں کی ہے Consideration Stage، پہ وہ ڈیبیٹ نہیں کرسکتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جس نے امنڈمنٹ پیش کی ہے، میں ہاؤس کو Put کردیتا ہوں، آپ رائے دیں۔

جناب سردار حسین: آپ مجھے رولز بتادیں پھر، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

جناب سردار حسین: میں تو منسٹر کو ریکویسٹ، دیکھیں جی، اس طرح Snub کرنے سے، اپوزیشن کو Snub نہ کریں آپ، آپ کسٹودین آف دی ہاؤس ہیں، یہ Debatable ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اپوزیشن کا کردار یہی ہے، آپ کو اگر اس پر اعتراض تھا تو آپ کو اس پر امنڈمنٹ لانی چاہئیے تھی، اکرم درانی صاحب اپوزیشن لیڈر رہیں، ان کی باتیں ہم نے سنیں۔

جناب سردار حسین: جس نے بھی بات کرنی ہے ہاؤس میں، وہ سارے بات کرسکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، میں نے بات سنی اکرم درانی صاحب کی، میں ابھی منسٹر کنسرنڈ سے بات کرتا ہوں جی، وہ . . . (مداخلت) . . . ایک منٹ جی، آپ منسٹر صاحب سے بات کریں، وہ گورنمنٹ سے بات کریں اگر وہ ڈیفر کرنا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، آپ گورنمنٹ سے بات کریں جی، جی **عنایت اللہ صاحب سوری**، نه طریقه داسې، تاسوسینئیرپالیټیشن ئیی، تاسو ته به طریقې زیاتی معلومی وی جی، مونږه ته به طریقې نه راځی خو مونږه ته هم کم از کم، بالکل د اپوزیشن احترام کول پکار دی، ستاسو لیډر آف دی اپوزیشن خبره اوکړه هم هغه یوه خبره، Responsible، اپوزیشن لیډر اهم کس دے، تاسو جوائنټ خوښ کړے دے نو چې هغوی مشر یوه خبره اوکړی نو پکار ده چې کشر ئے **(مداخلت)** اوکړی جی خبره، سردار بابک صاحب ، اوکړئی۔

جناب سردار حسین: زه خو منسټر صاحب ته دا ریکویسټ کومه چې چونکه دا د لیجسلیشن په حواله باندې دا ایکټ راغلے دے، دا بل راغلے دے، پچیس ترامیم په دیکښې اوشو په دوه کاله کښې، په دوه نیم کاله کښې،د دې نه اندازه پکار ده که په اولنی سټیج باندې چې کله ظاهره خبره ده تاسو حکومت کښې ئیی ستاسو اختیار دے، ستاسو به

څه ویژن وی، تاسو به یو سوچ جوړ کړے وی خو که دا Collective wisdom سره اوشی نو دا روزانه ترامیم چې دی دا به پکښې نه کیږی. مونږه نن هم دا ریکویسټ کوؤ چې دا دې سپیکر صاحب، مهربانی اوکړی ډیفر کړی، چې په دیکښې ډاکټران هم کینی، حکومتی ممبران هم کینی، ډیپارټمنټ هم کینی، اپوزیشن ممبران هم کینی د یو Collective wisdom سره، تاسو سره خو اختیار دے، تاسو سره خو پچاسی ممبران دی، دا که تاسو په کوم سټیج باندې هم بلډوزکول غواړئی یا پاس کول غواړئی دا تاسو پاس کولے شئی خو چې Collective wisdom پکښې شامل وی نو دا روزانه به ترامیم راووړل نه وی، مونږه دغه ریکویسټ کوؤ.

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب، ہیلتھ منسٹر صاحب۔

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): آنریبل سپیکر صاحب، جتنے میرے آنریبل ممبرز ہیں ہاؤس کے، اپوزیشن ممبرز ہیں، میرے بڑے ہیں، میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں، بڑی معذرت سے میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں اس بات سے ایگری نہیں کرتا کہ یہ بل سلیکٹ کمیٹی میں جائے اور وہاں پہ اس پہ بات ہو، Already اس پر لیگل ایکسپرٹس بھی بیٹھے ہیں، ہیلتھ ایکسپرٹس بھی بیٹھے ہیں، اگر میں نے امنڈ منٹس کی ہیں اس ایکٹ میں، تو میں نے اس لئے نہیں Propose کیں کہ اس میں میرا کوئی ذاتی مفاد ہے، میں نے اس لئے Propose کی ہیں کہ انہی ممبران صاحبان، اسی پر عوام کے کمپلینٹس آتی ہیں ہر روز، کہ ہسپتالوں میں کام نہیں ہو رہا، ہسپتالوں میں یہ یہ کمی ہے، اس کیلئے، To strengthen and enhance the accountability of these medical teaching institutions ہم یہ پالیسی بورڈ لیکر آئے ہیں، ہم اور امنڈمنٹس لے کر آئے ہیں، جہاں پہ یہ میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشن Directly accountable ہوں گے گورنمنٹ کو، ہیلتھ منسٹری کو، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو، ٹائم ٹو ٹائم ہیلتھ منسٹری ڈائریکشنز دے گی ان کو، جہاں پہ ہمیں لگتا ہے کہ ان میں کمی ہے، میں یہ بھی ان کو کہوں کہ جہاں پہ مجھے لگتا تھا کہ ان کی بات ٹھیک ہے، پہلی ہی امنڈمنٹ پہ میں ایگری کر چکا ہوں ان کے ساتھ کہ بالکل Collective wisdom کے ساتھ گورنمنٹ ایک Decision لینا چاہتی ہے، لیکن یہاں پہ میں ان کے ساتھ ایگری نہیں کرتا، میں ان سے درخواست کرتا ہوں، تشویش تو ہوگی ڈاکٹران صاحبان کو لیکن ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم جو یہاں پہ بیٹھے ہیں اس ایوان میں، آیا ہمیں صرف ڈاکٹرز نے ووٹ دیا

We are public representatives , we have been elected by the ہے؟ public, we have been elected by (Applause) the poor and needy people of this province,

ان کے مفاد میں جو چیز ہونی چاہئیے، ہمیں اس کے ساتھ ایگری کرنا چاہئیے، ہم میں یہ ایک کمی ہے کہ جہاں پہ Accountability کی بات آتی ہے، جہاں پہ ہم کسی ایمپلائی کو Accountable ٹھہراتے ہیں وہاں پہ ان کو تشویش ہو جاتی ہے، اگر ہم نے نظام بدلنا ہے (تالیاں) تو Accountability آنی چاہئیے، ہمیں ان کی لابیز کے ذریعے اپنے Decision کو بدلنا نہیں چاہئیے اور نہ ہی ان کے Threats سے، کہ یہ سٹرائیک کریں گے، تو میں اپنے عوام کے جو رائٹس ہیں یا پریویلجز ہیں ان پہ میں Compromise کروں گا، So, I do not agree with either some of the doctors and I do not agree with the honorable Members.، میں ان سے یہ درخواست کرتا ہوں، I assure them کہ اگر یہ مجھے سپورٹ کریں اس پہ، ان امنڈمنٹس کو پاس کرنے کیلئے I assure them کہ ہسپتال کی Efficiency زیادہ اچھی ہو گی، زیادہ Efficient ہوں گے، زیادہ Accountability ہو گی اور Patients کو سروس ڈیلیوری ملے گی، کوالٹی سروس ڈیلیوری، So, this is my plea کہ یہ میرے ساتھ ایگری کریں، اپنی امنڈمنٹس کو Withdraw کریں، Policy Board is just an oversight body, Policy Board is just an over sight body، جناب سپیکر صاحب، یہ اس لئے ہے کہ Rules and regulation of the all the MTI, make uniformity.، سارے رولز اینڈ ریگولیشن یونیفارم ہوں اور ہاسپٹلز کا سٹینڈرڈ Improve ہو، بنوں اور ڈی آئی خان میں جو ہاسپٹلز ہیں ان کا سٹینڈرڈ بھی پشاور جیسا ہو تو This is my request to them کہ They should agree with me.، میں کسی کی لابی سے یہاں پہ نہیں کھڑا ہوں، میں نے جواب دینا ہے عوام کو بھی، میں نے جواب دینا ہے اپنے اللہ کو بھی، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ یہ، میرے ساتھ ایگری کریں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، ہم بھی عوام کے نمائندے ہیں، وہ سائڈ نہیں ہے اور میں خود بھی عوامی نمائندہ ہوں، اس اسمبلی میں چار پانچ مرتبہ ممبر صوبائی اسمبلی، چیف منسٹر اور اس صوبے کا

پراونشل منسٹر ایڈوائزر، اور ہم بھی عوام کو جانتے ہیں کہ عوام کیا چاہتے ہیں؟ اور ہم بھی عوام کے درمیان میں رہتے ہیں، منسٹر صاحب کو صرف اس لئے میں نے بات کی کہ اس کے بعد یقیناً اس صوبے میں بڑی تکلیف آنے والی ہے کہ اگر ہم مل بیٹھ کے اس کا کوئی حل نکال سکتے ہیں، مجھے اس کا بھی اندازہ ہے کہ جب عمران خان آئے تھے گورنر ہاؤس میں اور اس نے یہی کہا تھا کہ آپ نے اس کو اس طرح کرنا ہے اور وہاں پر یہ بھی بات کی گئی کہ دو صاحب بھی اس میں رکاوٹ تھے ان کو بھی میرے خیال میں کھڈے لائن کیا ہے، یہاں پر اس صوبے میں کوئی سینیئر ڈاکٹر نہیں ہے کہ صرف اس ملک میں وہ ڈاکٹر ٹھیک ہے کہ جس نے لاہور کے ہاسپٹل میں ڈیوٹی دی ہو شوکت خانم میں اور پورے صوبے میں کوئی سینیئر ڈاکٹر نہیں ہے کہ وہ ایل آر آیچ کے بورڈ کو کنٹرول کرے، حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کو کرلے؟ اور اس کیلئے جو امنڈمنٹ ہم لارہے ہیں اس میں یہ ہے کہ پانچ سال کیلئے ہوگا اور پھر مزید بھی پانچ سال اس کو Extension ہم کر سکتے ہیں تو پیچھے جو آنے والے ڈاکٹر ہیں تو میرے خیال میں سارے وہ ریٹائرڈ ہو کے گھروں میں جائیں گے اور جو نام ادھر ہی سے آئے گا، وہی اس چیز کو چلائے گا، تو بڑے ادب کے ساتھ آپ کی میجارٹی ہے، اس کو پاس بھی کر سکتے ہیں، لیکن اس صوبے کی راوایات یہ ہیں کہ جب بھی کوئی اچھی بات آئی ہے اپوزیشن کی طرف سے تو بھی اس پہ مل بیٹھ کے، پرسوں بھی ملاکنڈ کا جو بل آیا یہاں پر اور پھر یہاں پر ملاکنڈ کے اپنے لوگوں کو بھی ہم نے سمجھایا کہ پھر آپ کے گھروں میں آپ کو جانا بھی مشکل ہو جائے گا، اگر فیڈرل گورنمنٹ نے وہاں پر پانچ سال ٹیکس کا استثنیٰ دیا ہے تو ہماری صرف یہی گزارش تھی کہ پانچ سال آپ بھی دے دیں، ہم اس میں رکاوٹ نہیں بنتے ہیں لیکن اس کے بعد اگر فیڈرل گورنمنٹ اتنی ہے کہ وہ وہاں پر ملاکنڈ کے لوگوں کو استثنیٰ دے سکتی ہے تو پھر اس اسمبلی پہ تو ان لوگوں کا بہت بڑا حق ہے۔ ابھی یہاں پر جو آج ہم یہ بات کر رہے ہیں، اس میں خوف یہ ہے اور میں ڈاکٹر صاحب کو بتاؤں گا، میں نے پرسوں بھی منسٹر صاحب کو کہ جتنی بھی اپوائنٹمنٹس ابھی نئی ہوئی ہیں اس میں سارے وہ جو ہاؤس جاب سے فارغ لوگ ہیں یا ریٹائرڈ ہیں وہ اس میں کی ہیں اور سارے جو سینیئر ڈاکٹرز ہیں وہ ابھی اس سے نکل رہے ہیں، تو ہم تو صرف ان کو اتنا ہی کہہ سکتے ہیں، باقی اگر وہ آج پاس کرنا چاہتے ہیں ان کی مجبوری ہے، ہماری تو کوئی زبردستی والی بات بھی نہیں ہے، ہم کوئی زور بھی نہیں کر سکتے، جتنی ہماری پوزیشن ہے، ہم صوبے کے عوام کو بھی ادھر

سے چونکہ ہم اپوزیشن کو بھی ووٹ دیا ہے، ہم صرف اپنے عوام کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں، اس صوبے کے ڈاکٹرز کو مطمئن کرنا چاہتے تھے۔ اس سے پہلے بھی ایک دفعہ اس صوبے میں تباہی آئی اور یہاں پر گورنر افتخار حسین شاہ صاحب تھے، ان کے وقت میں سب سینیئر ڈاکٹروں نے Resign دیا اور اس کے بعد جب میں آیا تو کوئی سینیئر ڈاکٹر اس صوبے میں نہیں تھا، سارے Resign دے کے چلے گئے تھے، اس پہ زبردستی سیکنڈ شفٹ، وہی شفٹ ہم نے اس سے منوائی لیکن جرگے کے ساتھ، میں تو اس بار دوبارہ دیکھ رہا ہوں کہ اس تباہی کے بعد دوبارہ ہمارا جو ہیلتھ کا نظام ہے وہ تباہی کی طرف جا رہا ہے اور ہم صرف اتنا ہی ریکارڈ پہ لانا چاہتے ہیں کہ اپوزیشن ان امنڈ منٹس میں گورنمنٹ کے ساتھ نہیں ہے، جو وہ لانا چاہتے تھے اور ساری اپوزیشن کی یہی بات ہے، میں نے آپ کے سامنے، گورنمنٹ کے سامنے پیش کی، ابھی ان کی ذمہ داری ہے کہ ہماری بات کو وزن دیں یا نہ دیں، تو پھر آئیں اور بالکل ایک پانچ دس منٹ کی بات ہے، آپ لائیں اور اس کو منظور کروالیں، اتنی ہی بات تھی کہ میں نے پہلے بھی بات کی تھی کہ یہاں پر ہم ضرور کم ہونگے لیکن آپ کے ساتھ ایک باصلاحیت ٹیم ہے اپوزیشن کی، اگر اس سے آپ استفادہ کرتے ہیں تو اس کے ساتھ آپ مل بیٹھ کر چلیں، اکثریت ہمیشہ جس طرح لوگ آجاتے ہیں اور وہ اس بل بوتے پہ ہوتے ہیں کہ ہم بہت زیادہ ہیں، تو دوسری طرف کی بھی اگر بات نہیں سنیں گے تو ہمیشہ جو واہ واہ کی باتیں ہیں وہ تو آپس میں کرتے ہیں لیکن تنقید والی بات کو اگر وہ لے لیں تو اس میں اصلاح ہوتی ہے۔ آپ کا میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، باقی گورنمنٹ کی اپنی خواہش ہے جی، جس طرح وہ کرتی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: منسٹر لاء، سلطان محمد خان۔

<u>Mr. Inayatullah</u>: We are not, Speaker Sahib!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: هغوي خبره اوکړي بیا به اوکړئی کنه، خبر اوکړئی جی، سلطان محمد صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: جناب سپیکر، میں تھوڑا سا اس ایشو کے اوپر، تھوڑا سا میں بتانا چاہ رہا ہوں اس ایشو کے اوپر، تھوڑا سا میں بتاؤں، پھر آپ بتادیں نا، اس کے بعد بتادیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سر، میں اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سلطان محمد صاحب، اس کے بعد کرلیں، کرلیں آپ اس کے بعد کرلیں۔ جی۔

وزیر قانون: سر، ہمارے جتنے بھی آنریبل اپوزیشن ممبرز ہیں، انہوں نے بات بھی کی، آنریبل لیڈر آف اپوزیشن، میں بار بار یہیں سے، ہم بار بار یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے لئے محترم ہیں کیونکہ اس صوبے کے چیف منسٹر رہ چکے ہیں، ہمارے لئے ہمارے بزرگ بھی ہیں، ہمارے سینیئر بھی ہیں، اور بھی جتنے ممبرز بیٹھے ہیں تو زیادہ تر وہ ہم سے سینیئر بھی ہیں۔ سر، بلڈوز ہونے کی کوئی بات ہی نہیں، یہ تو میں آپ کو بتادوں یہ اسمبلی جب سے اس کا Tenure شروع ہوا ہے تو بجٹ سیشن سے ہی آپ دیکھ لیں، اس میں ہر ایک کٹ موشن کا وہ ہم نے جواب دیا ہے، ہم نے ریکویسٹ کی ہے اور اپوزیشن نے بھی بڑا دل دکھایا ہے اور کٹ موشنز بغیر ایک کٹ موشن کے جس پہ ووٹنگ ہوئی تھی، اس کے علاوہ جتنی بھی کٹ موشنز تھیں رضامندی کے ساتھ وہ Withdraw ہو گئیں تو اس اسمبلی میں جو ہم نے اقدار شروع کئے ہیں، وہ اسی صوبے کے اقدار ہیں اور ان شاءاللہ اسی کے اوپر ہم جارہے ہیں لیکن سر، یہ میرے خیال میں اس دن PATA کا جو بل آیا مالاکنڈ ڈویژن والا، اس میں بھی جب انہوں نے ہمیں ریکویسٹ کی اور انہوں نے سمجھایا بھی اور ان کا ویو پوائنٹ بھی آگیا، تو ہم نے اس کو ڈیفر کر دیا۔ ہم تو ہر ایک مسئلے پہ ہر ایک Step پہ، اپوزیشن کی جو بھی بات ہے ہم نے عددی اکثریت جو ہے، وہ میرے خیال میں یہ ہمارا کلچر بھی نہیں ہے اور یہ اس ایوان کے ساتھ مناسبت بھی نہیں ہے، ہم نے کبھی بھی عددی اکثریت کے اوپر فیصلہ نہیں کیا ہے، ہم ہر ایک Step پہ اپوزیشن کو ساتھ لے کے ہم چلے ہیں لیکن سر، میرے خیال میں آج پہلا موقع ہے، کبھی کبھار ایسا موقع آتا ہے کہ گورنمنٹ کو اپنے Decisions implement کرنے کیلئے Emergency تو نہیں کہہ سکتے Urgency کی ضرورت ہوتی ہے، ایمرجنسی تو تب ہوتی کہ اسی دن ہم پیش کر دیتے، Introduce کر دیتے جس دن ہشام صاحب نے Introduce کیا تھا، اسی دن ہم اس کو Consideration اور اسی دن ہم اس کو پاس کر دیتے، اس کو ہم نے Introduce کیا، اس کے اوپر امنڈمنٹس آئیں اور اپوزیشن سے میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس ہاؤس میں ڈیبیٹ کر لے، اس پہ بیشک جو امنڈمنٹس موو کی ہیں وہ موو کر لیں۔ سر، آپ سے ایک ریکویسٹ ہے، آپ کسٹوڈین آف دی ہاؤس ہیں، درانی صاحب نے سلیکٹ کمیٹی کی بات کی ہے تو سر، یہ Rule 82 ہے۔

Motion after introduction,-(1) when a Bill is introduced or on some subsequent occasion the Member- in-Charge may make one of the following motions in regard to his Bill, namely:-

(a) that it be taken into consideration by the Assembly. Eithr at once or at some further dayto be then specified.:

اور یہ میں اپوزیشن سے بھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اپوزیشن ممبرز سن لیں یہ۔

وزیر قانون: سر، جو آپ سینیئرز بیٹھے ہیں تو اگر تھوڑا بہت ہمیں سن لیں، سر، یہ 82 جو ہے .Rule 82 Motion after Introduction، اس کی میں بات کر رہا تھا اس میں ہے کہ When a Bill is introduced or on some subsequent occasion the Member- in-Charge may make one of the following motions in regard to his Bill, namely (a) that it be taken into consideration by the Assembly.

اس وقت ہم اس سٹیج پہ ہیں کہ ہم اس بل کو Consider کر رہے ہیں، اس کے بعد جو دو ہیں تو اس پہ ہم نہیں ہیں، پہلے والے پہ ہیں تو اس میں یہ ہے سر، کہ اس پہ ہم آئیں گے پھر Provided that no such motion shall be made after the copies، وہ بھی نہیں ہے سر، اس میں Discussion on Principles of Bills ہے، اس میں 85، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس وقت اگر کوئی موشن لانا چاہ رہے ہیں کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیں، اس میں یہ ,(a) (2)85

85(2)At this stage no amendments to the bill may be moved but (a) if the member- in-charge moves that his Bill be taken into consideration, any Member may move as an amendment that the Bill be referred to the appropriate Standing Committee or a Select Committee or be circulated.، تو سر، اس وقت جو ہم بحث کر رہے ہیں ہم اس سٹیج پہ ہیں کہ یہ Rule 82 کے مطابق Consideration stage پہ ہے، Rule 85(2)(a) کے مطابق درانی صاحب نے ایک موشن موو کی ہے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیں، گورنمنٹ چاہ رہی ہے کہ بل جو ہے وہ سلیکٹ کمیٹی کے حوالے نہ کیا جائے، تو اگر وہ موشن موو کر رہے ہیں، اس موشن کے اوپر آپ ووٹ کر سکتے ہیں یا گورنمنٹ مان سکتی ہے، گورنمنٹ نہیں مان رہی ہے تو Obviously پھر ووٹنگ کی طرف ہی، درانی صاحب سینیئر ہیں، پھر مجھے کہتے بھی ہیں کہ آپ ہمیشہ، نمبرز کی میں بات نہیں کروں گا لیکن چونکہ رول یہ ہے تو میں صرف چیئر کی توجہ اس کے اوپر دلا رہا ہوں۔ جناب سپیکر، میں ختم کرتا ہوں، ایک پوائنٹ پہ ختم کرتا ہوں، سر، پھر میری Recommendation تو یہی ہے بطور پارلیمنٹری آفیئرز

منسٹر کہ اگر کوئی موشن وہاں سے موو ہوئی ہے، سلیکٹ کمیٹی کے اوپر تو وہ بھی گورنمنٹ اس کو Oppose کررہی ہے، ووٹنگ اس پہ پھر آخری بات ووٹنگ ہے، باقی جو امنڈ منٹس ہیں تو اگر بحث کے بعد بھی گورنمنٹ نہیں مان رہی ہے تو ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے، وہ تو ہمیں ووٹنگ کیلئے رکھنی ہوں گی، مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے لیکن پھر بھی رولز جو ہیں تو رولز کو تو Follow کرنا پڑے گا، ووٹنگ کیلئے رکھنا پڑے گا۔

جناب عنایت اللہ: سر، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، ان کے سوال کا میں جواب دے دوں۔

جناب عنایت اللہ: سر، میں اس پہ تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بولیں جی۔

جناب عنایت اللہ: ایک تو منسٹر صاحب کی باتوں سے یہ لگ رہا تھا کہ We are speaking for lobby, we are not speaking for any lobby, we are speaking for the people، ہم نے کانسی ٹیوشن کے حوالے دیئے ہیں، ہم نے رولز کے حوالے دیئے ہیں، ہم نے کورٹ کی Judgments کے حوالے دیئے ہیں And over the process, we will be giving those references to you، ہم آپ سے کہہ رہے ہیں کہ You are going to land in trouble and this government is going to land in trouble، یہ لاء جو ابھی اس حکومت نے بنایا ہے، ہم نے نہیں بنایا ہے یہ لاء، I was part of this process، اس کے اندر آپ اتنی Large scale amendments لا رہے ہیں، میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے Decision کیا ہے اور وکلاء نے اس کو دیکھا ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی کو اور سلیکٹ کمیٹی کو اس کے بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے، منسٹر صاحب آپ کی توجہ چاہتا ہوں، سپیکر صاحب، منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں، منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں، دیکھیئے دنیا کے اندر سٹینڈرڈ پریکٹس ہے، دنیا کے اندر سٹینڈرڈ پریکٹس ہے کہ جو لیجسلیٹیو بلز ہیں، منسٹر صاحب، آپ کی توجہ چاہتا ہوں، Through Speaker، دنیا کے اندر سٹینڈرڈ پریکٹس ہے کہ جو لیجسلیٹیو پروپوزلز ہیں وہ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر جاتی ہیں یا سلیکٹ کمیٹی کے اندر جاتی ہیں یا متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر جاتی ہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ

پراسیس سلیکٹ کمیٹی کو بھیجنے میں اور ڈیفر کرنے میں آپ کو پرابلم ہے تو آپ سٹینڈنگ کمیٹی آن ہیلتھ کو بھیجیں اور اس کے اندر آپ کی میجارٹی ہے، اس کے اندر آپ موورز کو صرف بلائیں، موورز کا موقف سنیں، Threadbare discussion ہو جائے گی، ہم آپ کے ساتھ، آپ کے جو اچھے پوائنٹس ہیں اس پہ Agree کریں گے لیکن وہاں وہ ڈیبیٹ ہو گی، آپ ایک گھنٹے کے اندر دو آدھے گھنٹے کے اندر وہ ڈیبیٹ نہیں کر سکتے ہیں، اگر آپ سٹینڈنگ کمیٹیوں سے کام نہیں لیتے ہیں، یہ جو دنیا کے اندر سٹینڈرڈ پریکٹس ہے، آپ ہمیں سکاٹ لینڈ لے گئے اور وہاں آپ کو یہ ہم نے کہا کہ اپنے رولز کے اندر امنڈمنٹ لے آئیں کہ آپ کا ہر بل Necessarily should go to the relevent Standing Committee تاکہ وہاں سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر وہ پورا Thrash out ہو، اس پہ پوری ڈیبیٹ ہو، ڈسکشن ہو، اس لئے ایک تو میں یہ کلیئر کرنا چاہتا ہوں کہ None of the Opposition Member is speaking on behalf of any lobby, we are not speaking on behalf of any lobby، ہم Collective wisdom کی بات کرنا چاہتے ہیں، ہم کانسی ٹیوشن کی بات کرنا چاہتے ہیں، ہم رولز آف بزنس کی بات کرنا چاہتے ہیں اور سٹینڈنگ کمیٹی کو بل بھیجنا ایک Established International Norm ہے، یہ پارلیمنٹری سسٹم کا پروسیجر ہے، یہ ایک پازیٹو پروسیجر ہے، اس کو بھیجنے سے آپ کو نہیں ڈرنا چاہیئے، وہاں بھی آپ کی میجارٹی ہے، وہاں بھی وہ پاس ہو جائے گا، اگر آپ ہمارے پوائنٹ آف ویو سے ایگری نہیں کریں گے تو وہ پاس ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب نے بھی یہ بات کی اور عنایت اللہ صاحب نے، آنریبل اکرم خان درانی صاحب نے جس طرح ریکویسٹ کی، لیکن یہ ریکویسٹ اگر یہ بل Introduce ہونے سے فوراً بعد یہ اگر اکرم درانی صاحب پیش کر دیتے تو پھر اس وقت یہ گنجائش تھی کہ سلیکٹ کمیٹی اور سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس جا سکتا تھا لیکن اب اس میں دو امنڈمنٹس پاس ہو چکی ہیں، یہ چیز ایڈاپٹ ہو چکی ہے، تو، لہٰذا یہ نہ سٹینڈنگ کمیٹی میں جا سکتا ہے اور نہ۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: ڈیفر کر دیں اس کو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، وہ آپ گورنمنٹ سے بات کریں، اگر گورنمنٹ ڈیفر کرنا چاہتی ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن سٹینڈنگ کمیٹی اور سلیکٹ کمیٹی میں نہیں جاسکتی یہ بات، آنریبل منسٹر صاحب، آپ Proceed کرنا چاہتے ہیں کہ کیا ہے، کہ ووٹنگ کروؤ؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): میں پھر اپنے آنریبل ممبرز آف دی ہاؤس کو یہ کہنا چاہوں گا، ان کو یہ اعتماد دلاتا ہوں، میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں، میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ عوام کے مفاد کیلئے بات نہیں کرتے بلکہ میں تو یہ بات بھی اپوزیشن کا لفظ لینے سے بھی I tried not to take it because we are all Members of this House and we are here for the betterment for people. لیکن I do not agree، میں نے جو بھی کیا ہے میں جو امنڈ منٹس لایا ہوں اس ایکٹ میں،

I have not done anything unconstitutional, I have totally focused on the betterment of the people, I have totally focused on providing quality service delivery to the patients, I, myself am also a doctor.، اور میں ان کو یہ اعتماد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ مطمئن رہیں اس بات پر کہ میں اس ہاؤس میں ان ممبرز میں شریک ہوں جو کسی کی ڈائریکشنز نہیں لیتے۔ انہوں نے بھی ایک بات کی کہ شوکت خانم سے شاید کوئی ڈائریکشنز آئی ہوں، شوکت خانم سے اگر Valuable directions آئی ہوں تو میں نے شاید لی ہوں یا Consider کی ہوں لیکن اگر شوکت خانم سے کوئی ایسی ڈائریکشنز آئیں جو کہ پبلک انٹرسٹ میں نہ ہوں، They should be assured, I will never take it because I am responsible to the public (Applause). and most of all, I am responsible and I am answerable to my God، تو یہ مطمئن رہیں، اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جو کہ ڈاکٹرز کے Rights اور پریولجز کو Restrict کرسکے یا Patients کے مفاد میں نہیں ہے They are all intended کہ ایم ٹی آئی میں Accountability آئے، اس میں Oversight زیادہ ہو، اس میں چیک اینڈ بیلنس زیادہ ہو اور اگر یہ ایگری نہیں کرتے تو میں درخواست کرتا ہوں کہ ووٹنگ کی جائے اس پر، تاکہ یہ حل ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے میں ووٹنگ کیلئے Put کرتا ہوں۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honorable Member, may be adopted? Those who are in favaour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes'. The amendment is dropped. Second amendment for the deletion of paragraph 1 (f) in the sub section (4) of the section 4 (a) of clause 4, Mr. Sardar Hussain Babak Sahib and Mr. Khushdil Khan, MPAs, to please move their joined amendment for deletion of the Paragraph (f) in sub section (4) of the section 4 (a) of clause 4 of the Bill. Sardar Hussain Babak Sahib, lapsed, Mr. Khushdil Khan, lapsed. The motion before the House is that the joint amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Now, the question before the House is that the original clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Amendment in Clause 5 of the Bill: First amendment, deletion of paragraph (b) in sub clause (ii) of clause 5, Mr. Inayatullah, Mr. Khushdil Khan, Sardar Hussain Babak Sahib, Sahibzada Sanaullah, Ms Shagufta Malik, Ms Sobia Shahid, Malik Zafar Azam and Ms Rehana Ismail, MPAs, to please move their joint amendments for deletion of paragraph (b) in sub clause (ii) of clause 5 of the Bill, lapsed. Second amendment, deletion of paragraph (b) in sub clause (iii) of the clause 5, Mr. Inayatullah, Mr. Khushdil Khan, Sardar Hussain Babak, Sahibzada Sanaullah, Ms Shagufta Malik, Ms Sobia Shahid, Malik Zafar Azam and Ms Rehana Ismail Sahiba MPAs, to please their joint amendment for the deletion of paragraph (b) in sub clause (iii) of clause 5 of the Bill, lapsed. Now, the question before the House is that the original clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against may say 'No' .

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 6 and clause 7 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in clause 6 and 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 6 and 7 may stand part of

the Bill? Those who are in favour may say ‘Yes and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 6 and 7 stand part of the Bill. Amendment in Clause 8 of the Bill: Deletion of paragraph (a) in clause (i) of Clause 8, Mr. Inayatullah, Mr. Khushdil Khan, Sardar Hussain Babak, Sahibzada Sanaullah Khan, Ms Shagufta Malik Sahiba, Ms Sobia Shahid, Malik Zafar Azam and Ms Rehana Ismail Sahiba MPAs, to please move their joint amendment for the deletion of paragraph (a) in clause (i) of clause 8 of the Bill, lapsed. Now, the question before the House is that the original clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Amendment in Clause 9 of the Bill: Mr. Inayatullah Sahib, Mr. Khushdil Khan Sahib, Sardar Hussain Babak Sahib, Sahibzada Sanaullah Sahib, Ms Shagufta Malik Sahiba, Ms Sobia Shahid Sahiba, Malik Zafar Azam Sahib and Ms Rehana Ismail Sahiba MPAs, to please move their joint amendment in clause (i) in the proposed sub section (3) of the clause 9 of the Bill, lapsed. Now, the question before the House is that the original clause 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’ .

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Amendment in Clause 10 of the Bill: First amendment for deletion of clause (i) in the proposed sub section (2) of section 9 (a), Mr. Inayatullah Sahib, Mr. Khushdil Khan Sahib, Sardar Hussain Babak Sahib, Sahibzada Sanaullah Sahib, Ms Shagufta Malik Sahiba, Ms Sobia Shahid Sahiba, Malik Zafar Azam Sahib and Ms Rehana Ismail Sahiba MPAs, to please move their joint amendment, not present ,(lapsed), Second amendment in sub section 2 of section 9 (b) of clause 10, Mr. Inayatullah, Mr. Khushdil Khan, Sardar Hussain Babak, Sahibzada Sanaullah, Ms Shagufta Malik, Ms Sobia Shahid, Malik Zafar Azam and Ms Rehana Ismail Sahiba, not present, ,lapsed. Third amendment in sub section (4) of the section 9 (b) of clause 10 also lapsed. Now the question before the House is that the original

clause 10 may stand part of the Bill. Those who are in favour may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 10 occurring for the second time in Bill, honourable Minister for Health.

Minister for Health: Thank you honourable Speaker, I would like to bring to the attention of the honourable Speaker and the House that I have given the notice for the following amendments in the Khyber Pakhtunkhwa Medical Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2018. In the said Bill, the existing clause 10 occurring for the second time shall be re-numbered as 11 and thereafter clauses 11, 12, 13, 14, 15 and 16 shall be renumbered as clauses 12, 13, 14, 15, 16 and 17.

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو په یو ځائے موؤ کړئی ټول ۔

وزیر صحت: ټول موؤ کړم ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ټول موؤکړئی جی۔

Minister for Health: The existing clause 9 occurring for the second time after clause 17 as read so, shall be renumbered as 18 and thereafter clause 17, 18, 19, 20 and 21 shall be renumbered as 19, 20, 21, 22 and 23 in clause 9. In clause 19 as so renumbered, for the brackets and figures (iii), the brackets and figures (ii) shall be substituted and for the brackets and figures (ii), the brackets and figures (iii) shall be substituted, and in clause 23 as so renumbered, sub clause (ii) shall be deleted, Thank you.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are infavour may say “Yes” and those who are against may say “No”.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Amendment in clause (i) in the proposed sub section 1 of clause 10, renumbered as clause 11, lapsed. Now, the question before House is that the original renumbered clause 11 may stand part of the Bill? Those who are in favour may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Renumbered clause 12 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in the renumbered clause 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The renumbered clause 12 stands part of the Bill. The honourable Minister for Health, to please move his amendment in sub clause (ii) of clause 23 of the Bill. Honourable Minister.

Minister for Health: Honourable Speaker and the House, I would like to bring to your notice that the following amendments in the Khyber Pakhtunkhwa Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2018 should be considered and the said Bill in clause 23 as so renumbered, sub clause (ii) shall be deleted.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Minister, may be adopted. Those who are in favour may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’ .

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘yes’ have it. The amendment is adopted. Now,the question before the House is that the clause 23, as amended, may stand part of the Bill? Those who are in favour may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’.

(The motion was carried)

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Long title and preamble also stand part of the Bill. Now, the question before the House is that the all clause amendment may stand part of the Bill. Those who are in favour may say ‘Yes’ and those who are against may say ‘No’ .

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Passage Stage, Honourable Minister for Health, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2018 may be passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا طبی اداروں میں اصلاحات مجریہ 2018 کا پاس کیا جانا

Minister for Health: Honourable Speaker, I have the privilege to make the following motion that the Khyber Pakhtunkhwa,Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2018 should be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that, the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institution Reforms (Amendment) Bill 2018 may be passed? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments moved by honourable Minister.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Item No.10: Malik Badshah Saleh Sahib, MPA, to please start discussion on adjournment motion No.28 under rule, 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, lapsed.

Mr. Deputy Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 am morning of Wednesday, 26th December, 2018.

(اجلاس بروز چہار شنبہ مورخہ 26 دسمبر 2018ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)